More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

قواعد وانشا

1. عبارت میں معاون فعل کی تلاش
2. افعال کے حوالے سے متعلق فعل کو عبارت میں تلاش کرنا
3. اشعار میں سنائے بتائے کی پہچان
4. مرکب جملوں کا درست استعمال
5. آپ بیتی
6. رموز اوقاف
7. مضمون

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

تلفظ (اعراب)

تلفظ

الفاظ کی آواز کی درست ادائیگی تلفظ کہلاتی ہے۔تلفظ کے لیے اعراب (حرکات و سکنات) کا جاننا ضروری ہے۔

املا اور تلفظ

املا اور تلفظ میں وہی صورت اختیار کی جائے جو اہل زبان میں رواج پا چکی ہوں یعنی اردو میں بات کرتے ہوئے اردو ہی کا لب و لہجہ اختیار کیا جائے چاہے وہ عربی زبان کے الفاظ سے متعلق ہوں انگریزی یا کوئی اور زبان تاہم یہ اصول قرآن مجید اور احادیث مبارکہ پر لاگو نہیں ہوتا۔

علامات لفظ یا حرکات و سکنات:

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

درست لفظ کے لیے اردو میں حروف پر مخصوص علامات استعمال کی جاتی ہیں ہیں ان علامتوں کو اعراب کہا جاتا ہے

اعراب لگانے سے حروف دو حالتوں میں آجاتے ہیں۔ (زبر زیر اور پیش کو حرکت کہا جاتا ہے)

متحرک

جب حروف پر زبر زیر یا پیش آئے تو یہ اپنی آواز دیتے ہیں اور ایسے حروف کو متحرک کہتے ہیں۔

ساکن

جب حرف ہر کوئی حرکت زیر زبر پیش نہ ہو بلکہ جزم ہو تو ایسا حرف ساکن کہلاتا ہے۔

اعراب یہ ہیں

زبر

یہ ترچھی لکیریں حرف کے اوپر لگائی جاتی ہے عربی میں زبر کو فتح کہتے ہیں اس لیے جس حرف پر زبر آئے اسے

مفتوح کہتے ہیں۔

www.Perfect24u.com

زیر

یہ ترچھی لکیریں حرف کے نیچے لگائی جاتی ہے عربی میں زیر کو کسرہ کہتے ہیں اس لیے جس لفظ کے نیچے ایسے مکسور کہتے ہیں۔

پیش

یہ علامت حرف کے اوپر لگتی ہے عربی میں پیش کو ذمہ کہتے ہیں اس لئے جس حرف پر اسے مضموم کہتے ہیں۔

کھڑا زبر

یہ علامت حرف کے اوپر لگتی ہے اور دو زبر کے برابر پڑھی جاتی ہے۔ جیسے الہی، موسی

کھڑی زیر

یہ علامت حرف کے نیچے لگتی ہے اور دو زیر کے برابر آواز دیتی ہے۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

جزم یا سکون

یہ علامت حرف کے سکون یا ٹھہراؤ کو ظاہر کرتی ہے حرف کے اوپر لگائی جاتی ہے ہے اس علامت والا حرف ساکن ہو جاتا ہے۔

تنوین

دو زبر یا زیر پیش تنوین کہلاتے ہیں اور نون کی آواز دیتے ہیں جیسے فوراً، مثلاً

تشدید

یہ علامت حرف کے اوپر لگتی ہے اس علامت والے حرف کو دو دفعہ پڑھا جاتا ہے اس سے شہد بھی کہتے ہیں اس علامت والے حرف کو مشدد کہتے ہیں جیسے اللہ، شدّت

موقوف اور ساکن

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اگر کسی لفظ میں ایک ساکن اس کے بعد دوسرا غیر متحرک حرف آجائے تو اس حالت کو وقف اور غیر متحرک حرف کو موقوف کہا جاتا ہے مثلاً نیند، یہاں ن ساکن اور د موقوف ہے۔

اشباع

کسی حرف کی حرکت کو اس طرح پڑھنا کہ زبر سے الف زیر سے ے اور پیش سے واو کی آواز پیدا ہو جائے۔ مثلاً رستہ سے راستہ لہو سے لوہو مہمان سے مے مان وغیرہ۔

امالہ

کسی لفظ کے الف یا ہ کو یائے مجہول (ے) سے بدل کر پڑھنا امالہ کہلاتا ہے۔ جیسے اکھاڑنا سے اکھیڑنا لڑکا سے لڑکے تعالیٰ سے تالے روپیہ سے روپے وغیرہ۔

ادغام

دو ہم مخرج حرفوں کو ملا کر پڑھنا ادغام کہلاتا ہے ہے جیسے بدتر کو بتر وغیرہ۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

محذوف

کسی لفظ میں اگر کوئی حرف حذف کردیا جائے تو اس حذف شدہ حرف کو محذوف کہتے ہیں جیسے شادباش سے شاباش

بیچارا سے بچارہ اور بدتر سے بتر ان مثالوں میں "د"، "ی"، "و" محذوف ہیں۔

رموزواوقاف

رمز و ایما و اشارہ کو کہتے ہیں رموز اس کی جمع ہے جبکہ وقف کے معنی الگ کی ہوئی چیز کے ہیں۔

گرامر قواعد کی اصطلاح میں ان علامتوں کو رموزاوقاف کہتے ہیں جو دو لفظوں دو فقروں یا جملوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کریں تحریر میں وقفہ یا ٹھہراؤ کے لیے مخصوص علامات لگائی جاتی ہیں تاکہ مطلب واضح ہو سکے اور تحریر میں الجھاؤ پیدا نہ ہو ان علامات کے استعمال سے قاری کو عبارت سمجھنے اور پڑھنے میں مدد ملتی ہے تحریر میں یہ علامتیں موجود نہ ہو تو پوری عبارت سے مسلسل الفاظ کا مجموعہ بن کر رہ جاتی ہے۔

علامات کو مع تعریف شامل کیا گیا ہے

www.Perfect24u.com

سکتہ (،)

ایک جملے کے الفاظ مرکبات کے درمیان استعمال ہوتا ہے اس پر تھوڑا سا ٹھہرنا چاہیے۔

جیسے: احمد نے سیب، کیلے، انگور اور انار خریدے۔

وقفہ (؛)

جب سکتہ سے زیادہ ٹھہرنے کی ضرورت ہو وہاں وقفہ استعمال کیا جاتا ہے اس کا استعمال درج ذیل مواقع پر ہوتا ہے۔

جملے کے لمبے لمبے اجزاء کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے کے لیے جیسے:

آج کل انسان کا مذہب خود غرضی اور مادہ پرستی ہے؛ دغابازی اور فریب کاری اس کا شیوہ ہے.

نیکی کر؛ دریا میں ڈال۔

جملوں کے مختلف اجزاء پر زیادہ تاکید دینے کے لئے۔

تم آؤ گے تو ہمیں خوشی ہوگی؛ نہ آؤ گے تو صبر کر لیں گے.

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

جملوں کے لمبے لمبے اجزاء کے درمیان ورنہ اس لیے لہذا اگرچہ حالانکہ وغیرہ جیسے الفاظ آئیں وہاں ذہن کو سمجھنے کا

موقع دینے کے لیے یہ علامت لگائی جاتی ہے۔

رابطہ (:)

اس کا استعمال وہاں ہوتا ہے جہاں وقفے سے زیادہ ٹھہرنا مقصود ہو جیسے:

کسی نے کیا خوب بات کی ہے: تندرستی ہزار نعمت ہے۔

صدام دیکھ سکتا ہے: بول نہیں سکتا۔

اس کا استعمال وہاں ہوتا ہے جان جملے کی کسی سابق بات یا خیال کی تشریح یا تصدیق کی ضرورت ہو۔

کسی مختصر مقولے یا کہاوت کو بیان کرنا ہو یا تمہیدی جملے کے بعد یہ علامت آتی ہے۔

سالک صاحب نے کیا خوب کہا ہے: تندرستی ہزار نعمت ہے۔

دو ایسے جملوں کے درمیان جو ایک دوسرے کی ضد ہوں لیکن دونوں مل کر جملہ پورا کریں مثلاً

- انسان چل سکتا ہے: اڑ نہیں سکتا
- ہماری تو ایک ہی رائے ہے: دین کو اپنا شعار بناؤ
- کیا خوب مقولہ ہے: اتفاق میں برکت ہے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

تفصیلہ (:۔)

یہ علامت تفصیل بیان یا تشریح کے لیے استعمال ہوتی ہے جہاں مثال فہرست یا کوئی تفصیل بیان کرنی ہو اس کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

جو اد میں مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرتا ہے کبھی بیمار نہیں ہوتا:۔

- کرکٹ کی ٹیم میں مندرجہ ذیل کھلاڑی شامل ہیں:۔
- انٹرنیٹ کے فوائد اور نقصانات:۔
- علامہ اقبال کی کتابوں کی فہرست درج ذیل ہے:۔

یا

تفصیلیہ (:-)

یہ لفظ تفصیل سے نکلا ہے جس کے معنی تشریح کرنا یا فہرست کے ہیں یہ علامت وہاں لگائی جاتی ہے جہاں مثال فہرست یا کوئی تفصیل بیان کرنی ہو مثلاً

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

لائبریری کے لیے خریدی گئی کتابوں کی تفصیل یہ ہے:-

دیوان غالب، غزلیات اقبال، نسخہ، ہائے وفا آب گم

جب کسی عبارت میں تفصیل لکھنی ہو تو بھی تفصیلیہ لگاتے ہیں۔

خط (_)

یہ علامہ جملہ معترضہ سے پہلے اور آخر میں لگائی جاتی ہے نیز محذوف کلمات کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً

- زاہد اور _ آپ کے پاس آئیں گے۔
- میرے خیال میں _ وہ اتنا ذہین نہیں جتنا لوگ سمجھتے ہیں۔

یہ علامات جملہ معترضہ سے پہلے اور آخر میں لگائی جاتی ہے۔

مثلاً

میری رائے میں _ اگرچہ میں ماہر تعلیم تو نہیں ہوں _ ہمارے نظام تعلیم میں بہت سی خامیاں ہیں۔

سارا مکان _ دیواریں فرنیچر پردے اور بجلی کا سامان __ سب جل کر راکھ ہو گیا۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

وقفِ کامل

اس پر ٹھہرنا ہوگا اس کی علامت (-) ہے۔

علامت حذف: اسکی علامت (----) ہے۔ اگر عبارت میں کسی چیز کا ذکر نہ کرنا ہو تو اس علامت کو استعمال کرتے ہیں۔

سوالیہ (؟) / علامت استفہام:

یہ علامت سوال یہ جملوں کے آخر میں لگائی جاتی ہے جیسے

کیا ہے؟ تم کہاں ہو؟ میچ کون جیتا؟ وغیرہ۔

ندائیہ فجائیہ (!)

کسی کو مخاطب کرنا ہو تو ندائیہ کی علامت لگائی جاتی ہے اور کسی بھی جذبے محبت نفرت حقارت خوف تاجر غصہ خوشی تدبیریا تحسین کا اظہار کرنا مقصود ہو تو یہ علامت بطور فضائیہ لگائی جاتی ہے۔ مثلاً

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

لڑکے ! ذرا ادھر آؤ۔

- شاباش ! تم ضرور کامیاب ہوگی۔
- خبردار ! وہاں خطرہ ہے۔
- افسوس ! تم سے اتنا بھی نہ ہو سکا۔

واوین (" ") / علامت اقتباس

جب کوئی اقتباس دیا جائے یا کسی کا قول نقل کیا جائے تو اس کے آغاز اور اختتام پر یہ علامت لگائی جاتی ہے جیسے:

کسی نے کیا خوب کہا ہے: "خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں"

قوسین ()

قوسین قوس (کمان) کی جمع ہے یہ علامت جملہ معترضہ یا کسی چیز کی تشریح کے موقع پر استعمال ہوتی ہے نیز عبارت میں حصہ جملہ یا بیان جس کا اصل مضمون سے تعلق نہ ہو سن میں لکھا جاتا ہے۔

مثلاً

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

واجد (خدا بہشت نصیب کرے) اچھا آدمی تھا۔

امین الحق (میرا دوست) نے پی۔ ایچ۔ ڈی مکمل کر لی

علامت ترک

عبارت میں کسی لفظ کے چھوٹ جانے پر استعمال کی جاتی ہے۔

علامت ذیل

ذیل کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

علامت شعر

نثر کے درمیان شعر کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

علامت مصرع

نثر کے درمیان مصرع آجائے تو یہ علامت استعمال کرتے ہیں۔

علامت صفحہ

یہ علامت کسی عبارت میں صفحہ کے حوالے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

علامت حاشیہ

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کسی جملے یا لفظ کا مطلب حاشیہ میں لکھنا ہو تو یہ علامت استعمال کی جاتی ہے۔

علامت تخلص یا بیت

شاعر کے تخلص پر استعمال ہوتی ہے۔

علامت الخ

یہ علامت اخر کا مخفف ہے عبارت کی کچھ الفاظ لکھ کر کچھ کتے ڈال کر آخر میں الخ لکھ دیتے ہیں۔

رموز و اوقاف (مشق)

درج ذیل رموز اوقاف کا استعمال کرتے ہوئے کم از کم پانچ جملے لکھیں۔

1. واوین (" ")
2. سوالیہ (؟)
3. ندائیہ یا فجائیہ (!)

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

سکرات کا قول ہے "جاھل آدمی واجب الرحم ہوتا ہے" (واوین)

حدیث نبوی ہے "علم مومن کی میراث ہے" (واوین)

جمال کیوں روتا ہے؟ (سوالیہ)

حارث نے امجد کو کیوں مارا؟ (سوالیہ)

الماس ! ذرا پانی دے دو۔ (فجائیہ)

شاباش مشال ! تم نے خوب بیٹنگ کی۔ (فجائیہ)

درج ذیل رموز اوقاف کا استعمال کرتے ہوئے کم از کم چار چار جملے لکھیں۔

1. قوسین ()
2. خط (_)
3. قوسین ()

علی (حسنین کا بھائی) سکول جا چکا ہے۔

میرا دوست شہزاد (جو بی۔اے کا طالب علم تھا) کل وفات پا گیا۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

صابری کلوری (مرحوم) اچھے آدمی تھے۔

ٹیپو سلطان (حکمران میسور) ایک نڈر سپہ سالار تھے۔

خط (_)

سمیر_ اور اس کے تمام دوست _ لاہور چلے گئے۔

نعمان_ اور میہ آپ کے پاس آئیں گے۔

یہ جاننے کے باوجود_ کے اس میں خطرہ ہے_ وہ دریا میں کود گیا۔

سیلاب_ لوگوں کے گھر بار_ سب بہا کر لے گیا۔

درج ذیل جملوں کے مناسب مقامات پر رموزِ اوقاف لگائیں۔

اسے جب دیکھو ہوا کے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے۔

اسے جب دیکھو ! ہوا کے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے۔

جھیل سیف الملوک تک جو سارا پہاڑی علاقہ ہے سفر آسان نہیں ہے۔

جھیل سیف الملوک تک (جو سارا پہاڑی علاقہ ہے) سفر آسان نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب انسان برابر ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب انسان برابر ہیں"۔

عمران خان نے جو پاکستان کا نامور فرزند ہے کہ کینسر ہسپتال بنایا۔

عمران خان نے (جو پاکستان کا نامور فرزند ہے) کہ کینسر ہسپتال بنایا۔

دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا احمد فراز کا یہ مصرع حقیقت پر مبنی ہے۔

"دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا" احمد فراز کا یہ مصرع حقیقت پر مبنی ہے۔

درج ذیل جملوں میں مناسب مقامات پر رموز اوقاف لگائیں۔

1. لڑکے تم یہاں کیا کر رہے ہو۔

جواب: لڑکے ! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

2. اس مضمون کے اہم نکات یہ ہیں

جواب: اس مضمون کے اہم نکات یہ ہیں:۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

3. سنو کیا تم میری مدد کرو گے

جواب: سنو ! کیا تم میری مدد کرو گے؟

4. ماشااللہ کتنی ذہین بچی ہے۔

جواب: ماشااللہ ! کتنی ذہین بچی ہے۔

5. بچے بولے ماموں جان آگئے۔

جواب: بچے بولے: ماموں جان آگئے۔

درج ذیل عبارت میں مناسب مقامات پر رموزِ اوقاف لگائیں۔

www.Perfect24u.com

سنوبیٹا ملک کو انجینئروں کی اور ڈاکٹروں کے علاوہ دوسرے شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بھی ضرورت ہے اس ملک میں کوئی چھوٹی کا مورخ ماہر اقتصادیات یگانہ روزگار ادیب یا شاعر بہترین منتظم بین الاقوامی معیار کا قانون دان یا سیاستدان سائنسدان نہیں ہے یہ سب کچھ تو آرٹس کے شعبے سے متعلق ہے۔ جواب:

سنوبیٹا ! ملک کو انجینئروں اور ڈاکٹروں کے علاوہ دوسرے شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بھی ضرورت ہے۔ اس ملک میں کوئی چوٹی کا مورخ، ماہر اقتصادیات، یگانہ روزگار، ادیب یا شاعر، بہترین منتظم، بین الاقوامی معیار کا قانون دان یا سیاستدان سائنسدان نہیں ہے یہ سب کچھ تو آرٹس کے شعبے سے متعلق ہے۔

امدادی یا معاون فعل کا استعمال

(عبارت میں معاون فعل کی تلاش)

امدادی یا معاون فعل:

امدادی یا معاون فیل وہ ہوتا ہے جو کسی اصل فیر کے ساتھ مل کر ملک بناتا ہے اس کے معنی میں زور پیدا کرتا ہے اور کام کی تکمیل کو واضح کرتا ہے۔ مثلاً

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

- اس میں سانپ کو مار ڈالا
- میں نے کتاب پڑھ لی ہے

ان جملوں میں "ڈالا" اور "لی" امدادی فعل ہے کیونکہ ان دونوں افعال نے معنی میں زیادہ وضاحت اور زور پیدا کیا ہے۔

امدادی یا معاون فعل:

یہ وہ پھل ہے جو کسی جملے میں میں اصل فیل کے ساتھ مل کر پرزور انداز میں بات کو مکمل کر دیتا ہے امدادی فعل کے استعمال سے جملہ موثر اور واضح ہوجاتا ہے جیسے:

- میں نے تمہاری بات سن لی
- وہ صبح سویرے جاگ اٹھا

پہلے جملے میں "سننا" اصل فعل ہے اور "لینا" امدادی فعل ہے دوسرے جملے میں "جاگنا" اصل فعل ہے جبکہ "اٹھنا" امدادی فعل ہے اس کے علاوہ آجانا، کھالینا، مار ڈالنا، سوجانا، وغیرہ امدادی یا معاون افعال ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

سوال۔ درج ذیل جملوں میں امدادی افعال کی نشاندہی کریں۔

1. میں نے سلیم کو زمین پر پٹخ دیا۔
2. اندھا اچانک گڑھے سے گر پڑا۔
3. اسے اپنی بات واضح کرنے دو۔
4. جاگ اٹھا ہے سارا وطن ساتھیو!
5. جو میں نے سنا ہے وہ مجھ سے بیان نہیں ہو سکتا۔

جواب:

امدادی افعال:

۱۔ دیا

۲۔ پڑا

۳۔ دو

۴۔ اٹھا

۵۔ سکتا

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

سوال۔ پانچ ایسے جملے لکھیں جن میں امدادی افعال کا استعمال ہو۔

1. انہوں نے مجھے سوتے سوتے چونکا دیا۔ (امدادی فعل چونکا دینا)

2. چلتے چلتے ایک میدان وسیع الفضا میں جا نکلا ہوں۔ (امدادی فعل جا نکلا)

3. اس نے مجھے صلاح دی کہ ایک نقاب منہ پر ڈال لو۔ (امدادی فعل ڈال لینا)

4. اس کے قلم نے ایک جہان سے لڑائی باندھ رکھی ہے۔ (امدادی فعل باندھ رکھنا)

5. دور سے دیکھا بے شمار لڑکوں کا غول، غل مچاتا چلا آتا ہے۔ (امدادی فعل چلا آنا)

اردو میں درج ذیل افعال بطور معاون افعال استعمال کیے جاتے ہیں۔ آپ ان کی مدد سے دو دو جملے بنائیں۔ جن میں یہ بطورِ امدادی یا معاون فعل استعمال ہوں۔

دینا۔ لینا۔ آنا۔ ڈالنا۔ جانا۔ پڑنا۔ اٹھنا۔

جواب:

امدادی فعل جملوں میں استعمال

www.Perfect24u.com

دینا	الف۔ اس نے گیند میری طرف اچھال دیا۔ ب۔ میں نے اسے کمرے سے نکال دیا۔
لینا	الف۔ اس نے بچے کو منا لیا۔ ب۔ میں نے اس کی ٹوپی چرا لی۔
آنا	الف۔ میں اسے ایک ضروری بات بتانے آیا ہوں۔ ب۔ ان کو زمانے کے ساتھ چلنے کا ڈھنگ نہیں آتا تھا۔
ڈالنا	تم نے تو مجھے مار ہی ڈالا تھا۔ حسن نے جمال کو دانتوں سے کاٹ دیا۔
اٹھنا	وہ مارے درد کے چلا اٹھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک آگ سی جل اٹھی۔
جانا	ایک ضروری کام سے مجھے پشاور جانا پڑا۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

	ماں کی بیماری کا سن کر اسے جلد واپس آنا پڑا۔

سوال ۴۔ درج ذیل جملوں میں معاون افعال کی نشاندہی کریں۔

الف۔ ابرار معاشرے میں اپنا وقار کھو بیٹھا۔

معاون فعل: بیٹھنا

ب۔ ہجوم میں تو میرا دم گھٹنے لگا۔

معاون فعل: لگنا

ج۔ کاش تم میچ جیت سکو۔

معاون فعل: سکنا

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

د۔ تمام طلبہ ایک زبان بول اٹھے۔

معاون فعل: اٹھنا

ہ۔ تھانے دار ملزم پر برس پڑا۔

معاون فعل: پڑنا

سوال۔ اردو میں درج ذیل افعال بطور معاون افعال استعمال کیے جاتے ہیں آپ ان کی مدد سے جملے بنائیں جن میں یہ بطور امدادی یا معاون فعل استعمال ہوں۔

امدادی افعال	جملے
(پڑنا)	آسمان ٹوٹ نہ پڑے۔
(گر پڑنا)	زلزلے میں اگر کوئی گر پڑے۔
(اٹھنا)	دو برتن بھی ٹکرا کر بج اٹھتے ہیں۔

www.Perfect24u.com

(جا گرنا) گیند بالٹی میں جا گری۔

(لگنا) دونوں اس سے رونے لگیں۔

(لینا) آنکھیں سجائی تھیں۔

(رہ جانا) دم بخود ہو کر رہ گئیں۔

(لانا) باورچی خانے سے لکڑی اٹھا لائی۔

(پڑیں) اور بیگم راجہ کو پھر سے کپڑے دھونے پڑیں۔

(ہوئی) اور اسے سینے سے لگا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

سوال۔ کم ازکم دس ایسے جملے لکھیں جن میں امدادی فعل کا استعمال ہو۔

1. اس سے لوگوں کو طرح طرح کے شبہات ہونے لگتے ہیں۔
2. کانگریس والوں نے بھی اپنا سالانہ اجلاس منعقد کرنے کی ٹھان لی۔
3. اس اخبار نے میرے ان خطوط کے بل پر اپنا ایک کانگریس نمبر بھی نکال مارا۔
4. مجھے مریدپور کا قومی لیڈر قرار دے دیا گیا۔

5. رستے میں میں سانگا کے اسٹیشن پر گاڑی بدلنی پڑتی تھی۔

6. اس پر بہت سے لوگ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

7. اس نے کہانی کو بھی لکھ لیا۔

8. اور راستہ کچھ صاف ہوتا دکھائی دیا۔

9. جس کسی کو ایک میز ایک کرسی اور ایک گلدان میسر آیا۔

10. سب لوگ اطمینان کے ساتھ ایک ایک لفظ سن لیں۔

متعلق فعل کی تعریف و استعمال سے آگاہی

(افعال کے حوالے سے متعلق فعل کو عبارت میں تلاش کرنا)

متعلق فعل

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

متعلق فعل وہ کلمہ ہے جو فیلیا کام کرنے سے متعلق کچھ بتائے۔

مثلاً

- اچھا لڑکا خوب کام کرتا ہے
- اشرف اچانک راستہ بھول گیا

ان جملوں میں خوب اور اچانک ایسے کلمہ ہیں جو فیریا کام کرنے سے متعلق کچھ بتاتے ہیں یعنی کام کیسے ہوا ایسے کلموں کو متعلق فعل کہتے ہیں۔

استعمال

تمیز فعل یا متعلقات فعل خواہ الفاظوں یا فکر عموماً ان کے الفاظ قبل آتے ہیں جن سے ان کا تعلق ہوتا ہے بعض اوقات وہ فعل اور اس کے مفعول کے درمیان آجاتے ہیمعام طور پریوں سمجھنا چاہیے کہ جو جھوموں ایسے الفاظ سے دور ہو جاتے ہیں ویسے ہی زور زیادہ بڑھ جاتا ہے یا انہیں الفاظ متعلقہ کے بعد یا افعال کے دو اجزاء کے درمیان لانے سے زورپیدا کیا جاتا ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

جیسے: جلدی چلو۔ مجھے ہر روز ستاتا ہے۔اس کا مزاج چڑچڑا بہت ہے۔یہ کہو تم آؤ گے کب۔اب تمہیں چھوڑ کر جاؤں کہاں۔

لیکن جب تمیز کا تعلق کل جملے سے ہوتا ہے وہ جملہ کہ شروع میں آتی ہے جیسے دفعتاً وہ چھت پر سے گر پڑا۔

تمیز یا متعلق فعل

وہ الفاظ جو فعل کی کیفیت یا حالت میں تھوڑی سی کمی پیشی کرتے ہیں۔

چند تمیزی الفاظ درج ذیل ہیں

کبھی، کبھی، کبھی، کبھی نہیں، کبھی نہ، کبھی، ہمیشہ، اکثر، عموماً، آئے دن، روز روز، یکا یک، اچانک، جلد، جلدی وغیرہ۔

درج بالا تمیزی الفاظ سے دو دو جملے بنائیں۔

تمیزی الفاظ

کبھی بھی

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

1. احمد بھی کبھی میرا دوست تھا۔

2. میں کبھی کراچی نہیں گیا۔

کبھی کبھی

1. انسان کبھی کبھی زندگی سے اکتا جاتا ہے۔

2. میں کبھی کبھی لاہور جاتا ہوں۔

کبھی نہیں

1. وہ ہمارے گھر کبھی نہیں آئے گا۔

2. میں سوات کبھی نہیں گیا۔

کبھی نہ کبھی

1. کبھی نہ کبھی تو اس سے ملاقات ضرور ہوگی۔

2. کبھی نہ کبھی وہ ضرور آئے گا۔

ہمیشہ

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

1. میں ہمیشہ ایسے یاد کرتا ہوں۔

2. ہمیشہ سچ بولو۔

اکثر

1. اس سے میری ملاقات اکثر ہوتی رہتی ہے۔

2. وہ اکثر رات کو دیر سے گھر لوٹتا ہے۔

آئے دن

1. آئے دن اس کی فرمائشیں بڑھ رہی ہیں۔

2. آئے دن کے ہنگاموں سے میں تنگ آچکا ہوں۔

اچانک

1. وہ اچانک کمرے میں داخل ہوا۔

2. اچانک زلزلہ محسوس ہونے لگا

جلدی

1. جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

2. فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کریں۔

جلد

1. بہت جلد میری ترقی ہو جائے گی۔

2. جلد گھر واپس آ جانا۔

متعلق فعل کیا ہوتا ہے؟ فعل فاعل اور مفعول کی مناسبت سے کیسے تبدیل ہوتا ہے؟

متعلق فعل

متعلق فعل وہ کلمہ ہے جو فیلیا کام کرنے سے متعلق کچھ بتائے۔ مثلاً

- اچھا لڑکا خوب کام کرتا ہے
- اشرف اچانک راستہ بھول گیا

ان جملوں میں خوب اور اچانک ایسے کلمہ ہیں جو فیریا کام کرنے سے متعلق کچھ بتاتے ہیں یعنی کام کیسے ہوا ایسے کلموں کو متعلق فعل کہتے ہیں۔

فعل اپنے فاعل اور مفعول کی مناسبت سے مندرجہ ذیل اصولوں کے تحت تبدیل ہوتا ہے۔

www.Perfect24u.com

فعل، فاعل کی مناسبت سے

اگر کسی جملے میں فعل لازم آئے تو فیل ہمیشہ اپنے فاعل کے مطابق مذکر و مونث یا واحد جمع میں بدلے گا جیسے:

سلیم گیا، سنا ائی، بچے کھیلتے ہیں، بچا کھیلتا ہے وغیرہ۔

اگر فعل متعدی ہو اور اس کے ساتھ علامت "نے" لگی ہو تو اس صورت میں اسے اپنے فاعل کے بجائے مفعول کے مطابق بدلے گا۔ جیسے

سمیع اللہ نے کھانا کھایا، اور علی نے ہاتھ دھوئے وغیرہ۔

جب کسی جملے میں فائل ایک سے زیادہ ہو تو فعل کی

تذکیر و تانیث یا واحد جمع آخری فاعل کے مطابق بدلیں گے جیسے بچے اور بچیاں جاچکی تھیں، کتابیں اور قلم گر گیا۔

اگر دو فاعل حروف عطف کے ذریعے ملے ہو تو انسان ہو تو فعل جمع آئے گا جیسے فاطمہ اور ایسا گھر چلی گئیں۔ اور اگر دونوں فاعل انسان نہ ہو تو فعل واحد آئے گا جیسے بچھو اور سانپ مر گیا۔

فاعل کی تعظیم (عزت) کے لیے استعمال ہونے والے فقروں میں فعل ہمیشہ جمع کی صورت میں آئے گا۔ جیسے:

ابا جان گھر آ گئے ہیں۔ کیا آپ بیمار ہیں؟

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

فعل، مفعول کی مناسبت سے

کسی جملے میں فعل، مفعول کے واحد یا جمع ہونے کی مناسبت سے بدلتا ہے یعنی اگر مفاعل واحد ہے تو فعل واحد آئے گا اگر مفعول جمع ہے تو فعل بھی جمع آئے گا۔

جیسے:

- علی نے جوتا اتارا
- میں نے برتن دھوئے

1. اسی طرح کسی جملے میں فعل کو مذکر یا مونث میں درج بالا اصول کے تحت ہی بدلا جائے گا۔
2. جب جملے میں دو مفعول آئیں اور دونوں مذکر ہو تو فعل مزکر آئے گا جیسے پینسل اور ربڑ کھو گیا۔
3. اسی طرح اگر دونوں مفعولوں میں پہلا مذکر اور دوسرا مونث ہو تو فعل مونث آئے گا جیسے موم بتی اور دیا بجھ گئے۔
4. کسی جملے میں اگر فعل مجہول پایا جائے تو اس کا فعل اپنے مفعول کے مطابق مذکر مونث یا واحد جمع میں تبدیل ہوگا۔

جیسے:

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ٹیبل رکھا گیا (مزکر)

خط لکھا تھا (واحد)

کرسی رکھی گئی (مونث)

پیپر لکھے تھے (جمع)

حرف

وہ کلمہ جو نہ فعل ہو نہ اسم ہو اور نہ کسی مصدر سے مشتق ہو بلکہ دو لفظوں کو آپس میں ملاتا ہو گویا الفاظ میں ربط اور تعلق پیدا کرتا ہو۔ جس سے مطلب سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ جیسے: کا، کی، کو، سے، میں، نے، پر وغیرہ۔

حروف عطف

یہ حروف دو اسموں یا جملوں کو ملانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں مثلاً کھانا کھا کر مجھے خط سنادو۔ کتاب اور اخبار لے آؤ۔ ان جملوں میں "کر" اور "اور" حروف عطف ہیں۔

(اور، و، نیز، بھی، کر، پھر) حروف عطف ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

حروف اضافی

حروف اضافی یا حروف اضافت حضرت نوح حروف ہوتے ہیں جو صرف اسموں کے باہمی تعلق یا لگاؤ کو ظاہر کرتے ہیں۔ مضاف، مضاف الیہ اور حرف اضافت کے ملنے سے مرکب اضافی بنتا ہے۔

مثلاً

اسلم کا بھائی، حنا کی کتاب، باغ کے پھول وغیرہ۔ ان جملوں میں کا، کی، کے، حروف اضافت ہیں۔

حروف جار

وہ حروف جو کسی اسم کو فعل سے ملاتے ہیں۔ جیسے کھانا میز پر لگا دو۔ کتاب بستے میں ہے۔ ان جملوں میں "پر" اور "میں" حروف جار ہیں۔

(کا، کی، کو، پر، سے، تک، میں، تلک، اوپر، پہ، نیچے، درمیان، ساتھ، اندر، باہر، حروف جار ہیں)

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

مرکب اضافی اور مرکب عطفی

مرکب اضافی

مرکب اضافی اور مرکب ہوتے ہیں جو مضاف الیہ حرف اضافت اور مضاف سے مل کر بنتے ہیں جیسے "گلاب کا پھول" "دیوار چین" وغیرہ مرکب اضافی کی مثالیں:

فضا کی وسعتوں، ان کے تکلم، مسرت کی حکومت، فکر ہستی، ہلکے تبسم، نور پارے، جوئے غم، سوئے نوحہ آباد جہاں، گلستان ترنم، دربار زندگی، روزِ اولین، وغیرہ۔

مرکب عطفی

مرکب تو ہوتے ہیں جو معطوف الیہ حرف عطف اور معطوف سے مل کر بنتے ہیں حروف عطف "و" اور "ہیں".

مرکب عطفی کی مثالیں یہ ہیں:

شان و شوکت، مال و دولت، انسان اور حیوان، حسن و لطافت وغیرہ۔

مرکب جملے (مرکب جملوں کا درست استعمال)

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

استدراکی جملے

اس میں عموماً دو جملوں کا باہم مقابلہ کیا جاتا ہے اس طرح کے جملوں میں مگر، لیکن، اور، پر، بلکہ، سو وغیرہ استعمال ہوتے ہیں اس کی تین قسمیں ہیں۔

استدراکی جملوں کی اقسام

دوسرا جملہ پہلے جملے کے خلاف یا اس کی نفی کرے

مثلاً

وہ ترقی کرتے ہوئے کہا جا پہنچا مگر میں وہیں کا وہیں ہوں

اتنا بڑا عالم اور اس قدر سنگدل

بعض اوقات اس طرح کے جملے "اگرچہ" سے شروع ہوتے ہیں۔

جیسے۔ اگرچہ اس نے مجھے نظر انداز کیا تھا لیکن میں اس کی مدد کروں گا۔

دوسرا جملہ پہلے جملے کو محدود یا مقید کرے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

جیسے اس نے صرف خود غرضی ہی نہیں کی بلکہ طرح طرح کی تکلیف بھی پہنچائیں۔

سببی جملے

ان جملوں میں دوسرا جملہ پہلے جملے کی وجہ سبب یا نتیجے کو ظاہر کرے ان جملوں سے پہلے کیوں کہ، اس لئے، اس واسطے، لہذا، پس وغیرہ کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

وہ بہت بدتمیز ہے اس لئے میں اس سے زیادہ بات چیت نہیں کرتا۔

مجھے اس کی بات کا یقین ہے کیونکہ وہ سچا ہے۔

بعض اوقات اس طرح کے جملوں سے پہلے لفظ "چونکہ" کا استعمال بھی ہوتا ہے۔

چونکہ وہ حق پر ہے اس لئے میں اس کا ساتھ ضرور دوں گا۔

سوال۔ استدراکی اور سبب جملوں کی تمام اقسام کی دو مثالیں لکھیں۔

استدراکی جملے

اس میں دو جملوں کا با مقابلہ کیا جاتا ہے اس طرح جملوں میں مگر لیکن اور بلکہ وغیرہ استعمال ہوتے ہیں اس کی مثالیں یوں ہیں:

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

1. وہ ترقی کرتے ہوئے کہاں جا پہنچا مگر میں وہیں کا وہیں ہوں

2. وہ وعدہ تو کرتا ہے لیکن یاد نہیں رکھتا

3. وہ دوست تو ہے مگر مصیبت کا ساتھی نہیں

- دوسرا جملہ پہلے جملے کی مخالفت یا نفی کرتا ہو جیسے نصیحت کرنا آسان مگر اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔
- بعض اوقات ایسے جملے کے شروع میں اگرچہ آتا ہے جیسے اگرچہ غصے کا تیز ہے لیکن دل کا برا نہیں۔
- دوسری قسم ان جملوں کی ہے جس میں دوسرا جملہ پہلے جملے کو ایک حد تک محدود کر لیتا ہے جیسے اس کا حافظہ تو اچھا ہے پر وہ اس کو استعمال میں نہیں لاتا۔
- تیسری قسم میں وہ جملے شامل ہیں جن میں دوسرا جملہ پہلے جملے کی توسیع تصدیق کرتا ہے جیسے وہ ہوشیار ہی نہیں بلکہ چالاک بھی ہے۔

سببی جملے

ان جملوں میں دوسرا جملہ پہلے جملے کی وجہ صحیح بیان نتیجے کو ظاہر کرتا ہے ان جملوں میں پہلے کیوں کہ، اس لیے، اس واسطے، لہذا وغیرہ کا استعمال ہوتا ہے۔

مثالیں

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

1. وہ بہت بد دماغ ہے اس لیے میں اس سے زیادہ بات چیت نہیں کرتا۔
2. وہ حق پر ہے لہذا میں اس کی مدد کروں گا۔
3. مجھے اس کی بات کا یقین ہے کیونکہ وہ سچا ہے۔
4. اس نے محنت کی اس لیے امتحان میں پاس ہو گیا
5. ہم ارکان اسلام کو پوری طرح ادا کرتے ہیں کیونکہ ہم مسلمان ہیں۔

بعض اوقات ان جملوں میں پہلے چونکہ کا لفظ استعمال ہوتا

1. کیونکہ وقت کم تھا لہذا کام مکمل نہ ہو سکا
2. کیونکہ اسے کراچی جانا تھا اس واسطے یہیں رک گیا

تابع جملے

تابع جملے

اصلی جملے کو خاص جملہ اور ماتحت جملہ کو تابع جملہ کہا جاتا ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

تابع جملوں کی تین اقسام ہیں

اسمی، وصفی، تمیزی

اسمی جملہ

اس طرح کے جملوں کی ابتدا عموما "کہ" سے ہوتی ہے جیسے:

1. اس نے کہا کہ میں بیمار ہوں۔
2. کون نہیں جانتا کہ وہ ایک شریف آدمی ہے۔
3. جلسے میں وہ ہلڑبازی ہوئی کہ بیان سے باہر ہے۔

کبھی کبھی چھوٹے فقروں اور مقولوں سے "کہ" حذف ہو جاتا ہے۔ مثلاً میں نے کہا جاؤ اب نہ آنا۔

کبھی خاص جملہ کی فعل کی وجہ یا مقصد کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے ایسے جملوں میں کبھی کبھی "کہ" سے پہلے "کیونکہ" یا "اس لیے" بھی استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: بلب بجھا دو کہ میں سو سکوں

وہ اس بچے سے بڑی محبت کرتا ہے اس لیے کہ وہ اس کا اکلوتا بیٹا ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

میں باہر جاتے ہوئے ڈرتا ہوں کیونکہ باہر اندھیرا ہے۔

بعض اوقات تابع جملہ منفی فکرے کے اظہار کے لیے "ایسا نہ ہو" کے ساتھ آتا ہے۔

1. ان کے بچوں کو تنگ مت کرو ایسا نہ ہو کہ وہ خفا ہو جائے

بعض اوقات اسمی جملہ کسی دعا یا تمنا کے اظہار کے لئے بولا جاتا ہے۔

2. مجھے امید ہے کہ وہ مجھے میری رقم دے دے گا۔

3. اللہ کرے کہ میرا بیٹا اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔

تابع جملے میں ناممکن یا محال کا ذکر ہو تو "کہ" کی بجائے "جو" آئے گا۔

1. اس کی کیا جرت ہے جو وہ میرے سامنے ایسی حرکت کرے۔

سوال۔ تابع جملوں کی قسم وصفی پر مشتمل پانچ جملے لکھیں۔

1. تمہیں اتنی طاقت ہے جو یہ بوجھ اٹھا سکو

2. وہ خاموش لیٹا ہے اس لئے کہ وہ بیمار ہے

3. میں اتنا بھی بے وقوف نہیں جو شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالوں

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

4. جو ڈر گیا وہ مر گیا

5. خدا کرے میں پاس ہو جاؤں

6. ایسی مثال قائم کرو جو دنیا بھر میں یاد رکھی جائے

قواعد کے مطابق جملوں کی درستگی

سوال ۔ درج ذیل جملوں کو قواعد کے مطابق درست کریں۔

بوڑھا شخص بہت سے گھاٹوں کا پانی پی چکا تھا۔

بوڑھا شخص گھاٹ گھاٹ کا پانی پی چکا تھا۔

پاکستان کے اندر افرادی قوت کی کمی نہیں ہے۔

پاکستان میں افرادی قوت کی کمی نہیں ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

میں نے اپنے کالج کی لائبریری سے استفادہ حاصل کیا۔

میں نے اپنے کالج کی لائبریری سے استفادہ کیا ہے۔

لڑکا ڈرتا ڈرتا پرنسپل کے دفتر میں داخل ہوا۔

لڑکا ڈرتے ڈرتے پرنسپل کے دفتر میں داخل ہوا۔

ملتان اولیاو کی سرزمین ہے۔

ملتان اولیا کی سرزمین ہے۔

سوال۔ درج ذیل جملے روزمرہ کے مطابق درست کریں۔

چور بمع مال مسروقہ گرفتار ہوگیا

چور مع مال مسروقہ گرفتار ہوگیا

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

عمارت کے اوپر سرکاری پرچم لہرا رہا ہے

عمارت پر سرکاری پرچم لہرا رہا ہے

وادی کاغان کے مناظر تو دیکھنے والے ہیں

وادی کاغان کے مناظر دیکھنے کے قابل ہیں

مجھ کو سمجھ نہیں آتی کہ تم کیا کہہ رہے ہو

مجھے سمجھ میں نہیں آتی کہ تم کیا کہہ رہے ہو

مورخہ یکم ستمبر کو میرا کالج کھلے گا

یکم ستمبر سے میرا کالج کھلے گا

www.Perfect24u.com

سوال۔ درج ذیل جملوں کو قواعد کے مطابق درست کریں۔

ہمارا وطن دن بدن ترقی کر رہا ہے

ہمارا وطن روز بروز ترقی کر رہا ہے

وہ حیرانگی سے میری طرف دیکھ رہا تھا

وہ حیرانی سے میری طرف دیکھ رہا تھا

میرا بڑا دل کرتا ہے کہ حج پر جاؤں

میرا بڑا دل کرتا ہے کہ حج کو جاؤں

میں آپ سے ایک ضروری بات کہنے آیا ہوں

میں آپ کو ایک ضروری بات بتانے آیا ہوں

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اس کی چیخ و پکار سن کر لوگ مدد کے لیے دوڑ پڑے

اس کی چیخ و پکار سن کر لوگ مدد کو دوڑے

سوال۔ درج ذیل جملوں کو قواعد کے مطابق درست کریں۔

نیز شاعر کا نام بھی لکھیں۔

اور شاعر کا نام بھی لکھیں

ہمارا گھر شہر میں واقعہ ہے

ہمارا گھر شہر میں واقع ہے

بزرگوں کی بات کو غور سے سنو

بزرگوں کی بات غور سے سنو

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

تم کب واپس لوٹو گے

تم کب واپس آؤ گے

تم نے کیوں شور ڈالا ہے

تم نے کیوں شور مچایا ہے

میں آپ کا بے حد مشکور ہوں

میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں

قواعد کے لحاظ سے غلط فقرات کی درستگی

www.Perfect24u.com

درست فقرات	غلط فقرات
اس سے کم ہمتی اور بزدلی پیدا ہوتی ہے۔	اس سے کم ہمتی اور بزدلی پیدا ہوتے ہیں۔
ماں بیٹا دونوں چلے گئے۔	ماں بیٹا دونوں چلی گئی۔
درخت سے طوطے اور چڑیاں اڑ گئے۔	درخت سے طوطے اور چڑیاں اڑ گئیں۔
کیا آپ نے اخبار خریدا ہے۔	کیا آپ نے اخبار خریدی ہے۔
معمولی بات پر ماموں بھانجا لڑ پڑے۔	معمولی بات پر ماموں بھانجا لڑ پڑا۔

www.Perfect24u.com

ماں باپ بھائی کوئی ساتھ نہ جائے گا۔	ماں باپ بھائی کوئی ساتھ نہ جائیں گے۔
آج ہمیں میچ کھیلنا ہے۔	آج ہم نے میچ کھیلنا ہے۔
اسلم شام کے پانچ بجے اکرم سے ملا۔	اسلم شام کے پانچ بجے اکرم کو ملا۔
تم تو ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتے۔	تم تو ناک پر مچھر نہیں بیٹھنے دیتے۔
صاحب کا حکم سر آنکھوں پر۔	صاحب کا حکم سر ماتھے پر۔
اگر ممکن ہو تو میرا کام کر دیجئے۔	اگر ممکن ہو سکے تو میرا کام کر دیجئے۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

مہربانی فرما کر خط کا جواب جلدی دینا۔	براہ مہربانی فرما کر خط کا جواب جلدی دینا۔
وہ تو ہمیشہ بے پر کی اڑاتی ہے۔	وہ تو ہمیشہ بے پر کی سناتی ہے۔
یہ عورت تو آفت کا پرکالہ ہے۔	یہ عورت تو آفت کی پرکالہ ہے۔
میں نے ریلوے کی ٹکٹ خرید ہے	میں نے ریلوے کی ٹکٹیں خریدیں۔
بارش سے کمرے کی چھت ٹپکنے لگی۔	بارش سے کمرے کا چھت ٹپکنے لگا۔
آج دو آدمیوں میں خوب جنگ ہوئی۔	آج دو آدمیوں میں خوب جنگ ہوا۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

بچوں نے مل کر کمرہ میں جھاڑو دی۔	بچوں نے مل کر کمرہ میں جھاڑو دیا۔
کوا اور چیل اڑ گئی۔	کوا اور چیل اڑ گیا۔
میری جیب کٹ گئی۔	میرا جیب کٹ گیا۔
میں نے عرض کی تھی۔	میں نے عرض کیا تھا۔
برخوردار شائستہ آگئی۔	برخورداری شائستہ آگئی۔
عرب انبیاء اور اولیاء کی سرزمین ہے۔	عرب انبیاؤں اور اولیاؤں کی سرزمین ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اس نے گاجر کا مربع کھایا۔	اس نے گاجر کا مربہ کھایا۔
قاضی نے فتوا دے دیا۔	قاضی نے فتوی دے دیا۔
یہ راستہ شارع عام نہیں ہے۔	یہ شارع عام نہیں ہے۔
بخالص گھی آجکل مشکل سے ملتا ہے۔	خالص گھی آج کل مشکل سے ملتا ہے۔
شب برات کی رات برکت والی ہے۔	شب برات برکت والی ہے۔
یہ سالن بڑا مزہ دار ہے۔	یہ سالن بڑا مزیدار ہے۔

www.Perfect24u.com

دیکھنے و سننے میں بڑا فرق ہے۔	دیکھنے اور سننے میں بڑا فرق ہے۔
نہ معلوم افراد نے اسے لوٹ لیا۔	نامعلوم افراد نے اسے لوٹ لیا۔
میں اس معاملے کی تفتیش کروں گا۔	میں اس معاملے کی تحقیق کروں گا۔
آپ کی مزاج کیسی ہے؟	آپ کا مزاج کیسا ہے؟
یہ دہی بہت کھٹی ہے۔	یہ دہی بہت کھٹا ہے۔
اس کا سانس پھولا ہوا ہے۔	اس کی سانس پھولی ہوئی ہے۔
السلام و علیکم۔	السلام علیکم۔
ماہ رمضان کا مہینہ بھی آگیا۔	رمضان کا مہینہ بھی آگیا۔

براہ مہربانی بیٹھ جائیں۔	برائے مہربانی کرکے بیٹھ جائیں۔
کوہ ہمالیہ بہت اونچا ہے۔	کوہ ہمالیہ پہاڑ بہت اونچا ہے۔
وہ بڑا لاپرواہ ہے۔	وہ بڑا بے پرواہ ہے۔
یہ پھول آپ کی نذر کرتا ہوں۔	یہ پھول آپ کی نظر کرتا ہوں۔
وہ بلاناغہ سکول جاتا ہے۔	وہ بے ناغہ سکول جاتا ہے۔
عید الاضحی مسلمانوں کا مذہبی تہوار ہے۔	عیدالضحی مسلمانوں کا مذہبی تہوار ہے۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

میں نے تمہارا حساب بے باق کر دیا۔	میں نے تمہارا حساب بےباک کر دیا۔
بھوکے کو کھانا کھلانا ثواب ہے۔	بھوکے کو کھانا کھلانا صواب ہے۔
نکتہ چینی کرنا بھی کوئی کام ہے۔	نقطہ چینی کرنا بھی کوئی کام ہے۔
بچے معصوم ہوتے ہیں۔	بچے ماصوم ہوتے ہیں۔
فضول بات مت کرو۔	بے فضول بات مت کرو۔
ارض پاک خوبصورت ہے۔	عرض پاک خوبصورت ہے۔
یہ چیزیں تو سرقہ شدہ ہیں۔	یہ چیزیں تو سرکہ شدہ ہیں۔

www.Perfect24u.com

اس کپڑے گا ارض چالیس میٹر ہے۔	اس کپڑے کا عرض چالیس میٹر ہے۔
فقیر نے صدا لگائی صدا خوش رہو۔	فقیر نے صدا لگائی سدا خوش رہو۔
پیاز میں سرقہ ڈالو۔	پیاز میں سرکہ ڈالو۔
اس کا مال ومتا بکھر گیا۔	اس کا مال ومتاع بکھر گیا۔
اس میں آپ کی فلاہ ہے۔	اس میں آپ کی فلاح ہے۔
باتل کے سامنے مت جھکو۔	باطل کے سامنے مت جھکو۔
اس آم کا ضایقہ ٹھیک نہیں۔	اس آم کا ذائقہ ٹھیک نہیں۔

میں آپ کا شکر گزار ہوں۔	میں آپ کا مشکور ہوں۔
آپ کا دولت خانہ کہاں ہے؟	آپ کا غریب خانہ کہاں ہے؟
کولمبس نے امریکہ دریافت کیا۔	کولمبس نے امریکا ایجاد کیا۔
وہ آئے دن غیر حاضر رہتا ہے۔	وہ آئے روز غیر حاضر رہتا ہے۔
وہ غصہ سے لال پیلا ہو گیا۔	وہ غصہ سے لال سرخ ہو گیا۔
شور کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی۔	شور کی وجہ سے میری نیند کھل گئی۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اسلام آباد پاکستان کا دارالحکومت ہے۔	اسلام آباد پاکستان کا دارالخلافہ ہے۔
یہ بالکل ٹھیک ہے۔	یہ بلکل ٹھیک ہے۔
سرخ روشنائی سے نہ لکھ۔	سرخ سیاہی سے نہ لکھ۔
یہ آپ کی کرم فرمائی ہے۔	یہ آپ کی کرم نوازی ہے۔
اس پر یہ مثال صادق آتی ہے۔	اس پر یہ مثال صادر آتی ہے۔
تمہارا مرض خطرناک ہے۔	تمہاری مرض خترناق ہے۔
اس کی بیوی لڑاکا ہے۔	اس کی بیوی لڑاکی ہے۔
وہ صحیح سلامت پہنچ گیا۔	وہ صحیح سالم پہنچ گیا۔

www.Perfect24u.com

چوہے بکثرت مر رہے ہیں۔	چوہے باکثرت مر رہے ہیں۔
وہ بہت گالیاں دیتا ہے۔	وہ بہت گالیاں نکالتا ہے۔
گائے پر مضمون لکھو۔	گائے کے اوپر مضمون لکھو۔
چور کی داڑھی میں تنکا۔	چور کی داڑھی میں چاول کا دانہ۔
پاکستان روز بروز ترقی کر رہا ہے	پاکستان دن بدن ترقی کر رہا ہے۔
ایک انار سو بیمار۔	ایک انار کئی بیمار۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ایک اکیلا دو دس۔	ایک اکیلا دو گیارہ۔
آسمان سے گرا درخت میں اٹکا۔	آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔
اندھا کیا جانے بسنت کا مزا۔	اندھا کیا جانے بسنت کی بہار۔
بوڑھی گھوڑی سرخ لگام۔	بوڑھی گھوڑی لال لگام۔
عقلمند کی دشمنی سے بے وقوف کی دوستی اچھی۔	بیوقوف کی دوستی سے عقلمند کی دشمنی اچھی۔
بیکار سے بگاڑ بری۔	بیکار سے بے گار بھلی۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔	جو گرجتے ہیں وہی برستے ہیں۔
کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔	چیرو تو بدن میں لہو نہیں۔
دودھ کا دودھ پانی کا پانی۔	دودھ کا دودھ لسی کی لسی۔
ساری خدائی ایک طرف جورو کا بھائی ایک طرف۔	جورو کا بھائی ایک طرف باقی سارا گھر ایک طرف۔
گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔	گھر کا بھیدی لنکا جائے۔
یہ منہ اور مسور کی دال۔	یہ منہ اور ماش کی دال۔
بوڑ ھی گھوڑی سرخ لگام۔	بوڑھی گھوڑی لال لگام۔
عقل مند کی دشمنی سے بے وقوف کی دوستی اچھی۔	بے وقوف کی دوستی سے عقل مند کی دشمنی اچھی ۔
بے کا سے بیگار بری ۔	بے کار سے بے گار بھلی۔

www.Perfect24u.com

جو گرجتے ہیں وہ برستے ہیں۔	جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔
چیز و بدن میں لہو نہیں۔	کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔
دودھ دودھ لسی کی لسی۔	دودھ کا دودھ پانی کا پانی۔
جورو کا بھائی ایک طرف باقی سارا گھر ایک طرف۔	ساری خدائی ایک طرف جورو کا بھائی ایک طرف۔
گھر کا بھیدی لنکا جانے۔	گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔
یہ منہ اور ماش کی دال۔	یہ منہ اور مسور کی دال۔

محاورہ اور روزمرہ

جب دو یا دو سے زیادہ الفاظ حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہوں تو وہ محاورہ کہلاتے ہیں۔ مثلا

آنکھیں دکھانا، آنکھوں سے گرانا، نو دو گیارہ ہونا، تارے گننا وغیرہ

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

روزمرہ اہل زبان کے بول چال کا نام ہے۔ روزمرہ میں الفاظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

روزمرہ کے استعمال سے کلام فصیح ہو جاتا ہے۔

اس مثال کو لیجیے:

"بشیر و سلیم کو بیس روپے نقد اور علی اور سلمان کو چار کتابیں انعام میں ملیں۔" یہ جملہ روزمرہ کے خلاف ہے۔ اہل زبان اس جملے کو یوں بولتے ہیں۔"بشیر اور سلیم کو بیس بیس روپے نقد اور علی اور سلمان کو چار چار کتابیں انعام ملیں۔" اسی طرح میں روز سکول جاتا ہوں، روزمرہ ہے لیکن میں ہر روز سکول جاتا ہوں روزمرہ نہیں بلکہ مہمل ہے۔ اگرچہ دن اور روز مترادف ہے۔

محاورہ قواعد کی حدود میں آتا ہے جبکہ روزمرہ قواعد سے بالاتر ہوتا ہے۔ اسی طرح محاورے میں تبدیلے نہیں ہوتے جبکہ روزمرہ اہل زبان کے مطابق تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

اُردو محاوروں جملوں میں استعمال

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ذیل میں اردو کے ان محاوروں کی فہرست درج ہے جو کثیر الاستعمال ہیں۔ محاورے دوسرے الفاظ میں کسی بھی زبان میں سینہ بسینہ منتقل ہونے والے وہ جملے یا کہاوتیں وہتے ہیں جو ضرب المثل بن جاتی ہیں اہو انھیں گفتگو کے دوران خصوصی موقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ محاوروں کا بر محل استعمال گفتگو میں دلچسپی اور روح پیدا کر دیتا ہے، چونکہ محاورے کسی بھی صورت حال کو چند الفاظ میں بیان کر دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس لیے بسا اوقات طویل جملوں اور نصائح سے زیادہ موثر ثابت ہوتے ہیں۔ اردو زبان کے محاورے اس کا سب سے دلچسپ حصہ سمجھے جاتے ہیں۔

محاورات کا جملوں میں استعمال

محاورات	جملے
آستینیں چڑھانا	وہ غصے کا بہت تیز ہے بات بات پر آستینیں چڑھا لیتا ہے۔
آسمان ٹوٹ پڑنا	واحد کفیل کے انتقال سے خاندان پر آمان ٹوٹ پڑا۔
آسمان سر پر اٹھانا	کتاب نہ ملنے پر اسلم نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔
آگ بگولا ہونا	گالی سن کر احمد آگ بگولا ہو گیا۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

آنتوں کا قل ہو اللہ پڑھنا	بھوک کے مارے اسلم کی آنتیں قل ہو اللہ پڑھنے لگیں۔
نظروں سے گرنا	جھوٹا انسان اکثر لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔
آنکھیں بچھانا	مہمانوں کی آمد پر آنکھیں بچھا دیں۔
آنکھیں پھیر لینا	لوگ مطلب نکل جانے کی بعد آکھیں پھیر لیتے ہیں۔
آنکھیں چرانا	چوری کی عادت نے اسے بدنام کر ڈالا اب لوگوں سے آنکھیں چراتا پھر رہا ہے۔
آنکھیں سفید ہونا	بیٹے کی جدائی میں رو رو کر ماں کی آنکھیں سفید ہو گئیں۔
بات کا بتنگڑ بنانا	بات کا بتنگڑ نہیں بنانا چاہیے۔
باتوں میں آنا	کسی کی باتوں میں نہیں آنا چاہیے۔
باچھیں کھلنا	امتحان میں شاندار کامیابی سے اس کی باچھیں کھل گئیں۔
باغ باغ ہونا	کامیابی کی خبر سن کر اکرم خوشی سے باغ باغ ہو گیا۔

www.Perfect24u.com

بال بال بچنا	حادثہ شدید تھا مگر وہ بال بال بچ گیا۔
بال بیکا کرنا	دشمن نے بہت کوششیں کیں لیکن وہ ہمارے جوانوں کا بال بھی بیکا نہ کر سکے۔
بال کی کھال اتارنا	خالد تو ہر بات کی کھال اتارتا ہے۔
بلائے جان ہونا	ہمیں دوسروں کے لیے بلائے جان نہیں بننا چاہیے۔
بے پرکی اڑانا	احمد کی بات کا کیا بھروسہ وہ تو بے پر کی اڑاتا ہے۔
بھرم کھلنا	بظاہر اس نے بہت محنت کی لیکن امتحان میں اس کا بھرم کھل گیا۔
پالا پڑنا	کسی سے پالا پڑنے سے ہی اس کی اصلیت کا علم ہوتا ہے۔
پانی پھیر لینا	ناکام ہو کر بلال نے اپنے والدین کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔
پانی پانی ہونا	اسلم چوری پکڑے جانے پر پانی پانی ہو گیا۔
پگڑی اچھالنا	کسی کی پگڑی اچھالنا اچھی بات نہیں۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

پیٹ کاٹنا	آج کل والدین اپنا پیٹ کاٹ کر بچوں کی پڑھائی پر خرچ کرتے ہیں۔
پیچ و تاب کھانا	ناکامی پر پیچ و تاب کھانے کی بجائے محنت سے دوبارہ کامیابی کے لیے کوشش کرنے چاہیے۔
پھولے نہ سمانا	اسلم نے اپنی کامیابی کی خبر سنی تو وہ خوشی سے پھولے نہ سمایا۔
تاب نہ لانا	وہ زخموں کی تاب نہ لا کر جان بحق وہ گیا۔
تارے گننا	شدید پریشانی کے عالم میں اس نے تارے گن کر رات گزار دی۔
تردامن وہنا	تردامنی پہ شیخ ہماری نہ جایو دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں
تگنی کا ناچ نچانا	وہ جب بھی اپنے ذمے کوئی کام لیتا ہے گھر بھر کو تگنی کا ناچ نچاتا ہے۔
تن بدن میں آگ لگنا	حمزہ کی غلط حرکت دیکھ کر اس کے والد کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

تین حرف بھیجنا	کام چور پر تین حرف بھیجنے چاہیے۔
تیور بدلنا	جب والدین نے تیور بدلے تو احسن نے سچ بات اگل دی۔
ٹس سے مس نہ ہونا	ماں نے بیٹے کو بہت سمجھایا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔
ٹسوے بہانا	مکاری سے ٹسوے بہانے سے کچھ حاصل نہ ہو گا سچ آخر کھل کر رہتا ہے۔
جان پر کھیلنا	وطن کے بیٹے مشکل پڑنے پر جان پر کھیل کر وطن کی حفاظت کرتے ہیں۔
چادر دیکھ کر پاوں پھیلانا	فضول خرچی نہیں کرنی چاہیے چادر دیکھ کر پاوں پھیلانے چاہیے۔
چار چاند لگانا	آپ کی آمد نے تو محفل میں چار چاند لگا دیے۔
چھٹی کا دودھ یاد آنا	جب زندگی کو مشکلات کا سامنا وہتا ہے تو چھٹی کا دودھ یاد آتا ہے۔
حرف آنا	ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے والدین کی عزت پر حرف آئے۔
حواس باختہ ہونا	موبائل کھو جانے پر وہ حواس باختہ ہو گیا۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

خاطر میں نہ لانا	اسلم ہمیشہ من مانی کرتا ہے وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتا۔
داغ بیل ڈالنا	ہم نے وطن عزیز کی داغ بیل اللہ کے نام پر رکھی ہے۔
دانت کھٹے کرنا	پاک فوج نے ہر موقع پر دشمن کے دانت کھٹے کیے۔
دم بخود رہ جانا	دھماکے کی آواز سن کر وہ دم بخود رہ گیا۔
دم بھرنا	نیک اولاد ہمیشہ ماں باپ کا دم بھرتی ہے۔
دم دبا کر بھاگنا	میدان سے دُم دبا کر بھاگنا مردوں کا شیوہ نہیں۔
دوڑ دھوپ کرنا	کامیابی کے لیے دوڑ دھوپ کرنا چاہیے۔
ڈنکا بجانا	قائد اعظم کے نام کا چار دانگ عالم میں ڈنکا بجتا ہے۔
ڈورے ڈالنا	اسلم فریبی ہے ڈورے ڈال کر ہر کسی کو فریب دیتا ہے۔
ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانا	ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے والا آخر تنہا رہ جاتا ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

رائی کا پہاڑ بنانا	عثمان کے کیا کہنے وہ تو رائی کا پہاڑ بنانے میں مہارت رکھتا ہے۔
رنگ فق ہونا	شرارت کا پول کھلنے پر اس کا رنگ فق ہو گیا۔
رنگ لانا	محنت ہمیشہ رنگ لاتی ہے۔
زہر اگلنا	کسی کے متعلق زہر نہیں اگلنا چاہیے۔
شیشے میں اتارنا	احمد اپنی مسحور کن باتوں سے شیشے میں اتارنے کا فن جانتا ہے۔
طوطا چشم ہونا	احمد کی بے شمار عنایات کے باوجود وہ طوطا چشم ثابت ہوا۔
طوطی بولنا	آج کل ہر طرف عمران خان کا طوطی بولتا ہے۔
عش عش کرنا	فیض کی غزل سن کر سب عش عش کر اٹھے۔
عقل پر پتھر پڑنا	سونا دگنا کرنے کے چکر میں ثنا کی عقل پر ایسے پتھر پڑے کہ وہ نوسرباز کے فریب کو نہ سمجھ سکی۔
فاختہ اڑنا	وہ دن گزر گئے جب خلیل میاں فاختہ اڑایا کرتے تھے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھنا	عمر کے آخری حصے میں انسان قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوتا ہے۔
قصہ پاک ہونا	بابر نے پانی پت کی لڑائی میں ابراہیم لودھی کا قصہ پاک کر دیا۔
قیامت کا گزرنا	قائد اعظم کی وفات سے نو زائدہ مملکت پر قیامت ٹوٹ پڑی۔
کایا پلٹنا	اچھی ملازمت کے بعد صفدر نے گھر کی کایا پلٹ دی۔
گریبان میں منہ ڈالنا	دوسروں پر تنقید کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں منہ ڈالنا چاہیے۔
گل کھلانا	اس نے چوری کر کے عجب گل کھلایا ماں باپ کی تو ناک ہی کٹ گئی۔
گھوڑے بیچ کر سونا	امتحان کی پریشانی ختم ہونے کے بعد آج امجد گھوڑے بیچ کر سویا۔
لہو سفید ہونا	زر، زمین کی لالچ سے آج کل قریبی عزیزوں کا لہو سفید ہو گیا ہے۔
مارا مارا پھرنا	جب تعلیم و ہنر ہاتھ میں نہ ہو تو انسان مارا مارا پھرتا ہے۔
منہ میں پانی بھر آنا	سموسے دیکھ کر نوید کے منہ میں پانی بھر آیا۔

www.Perfect24u.com

ناکوں چنے چبوانا	پاک فوج نے جنگ میں دشمن کو ناکوں چنے چبوائے۔
وبالِ جان بننا	کسی کے لیے وبال جان نہ بنو۔
ہاتھ پاؤں پھول جانا	شیر کو سامنے دیکھ کر اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔
ہاتھ پاؤں مارنا	کامیابی حاصل کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مارنے چاہیے۔
ہاتھوں کے طوطے اڑانا	ناکامی کی خبر سن کر اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔
ہاتھوں ہاتھ لینا	مہمان خصوصی کی آمد پر میزبانوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔
ہوا کے گھوڑے پر سورا ہونا	وقت نکال کر آیا کرو جب بھی آتے ہو ہوا کے گھوڑے پر سوار آتے ہو۔
ہوائی قلعے تعمیر کرنا	ہوائی قلعے تعمیر کرنے سے کچھ نہیں ہوتا کرنا ہے تو عمل کر کے دکھاو۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

یک جان دو قالب ہونا	امجد اور انجم کی گہری دوستی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یک جان دو قالب ہیں۔
سیراب ہونا	اس نے اپنی زمینوں کو نہری پانی سے سیراب کیا۔
نصیب جاگنا	امیر لڑکی سے شادی کرنے کے بعد اس کے نصیب جاگ اٹھے۔
نام روشن کرنا	بورڈ میں اول پوزیشن حاصل کر کے اس نے اپنے والدین کا نام روشن کر دیا۔
ہل چل مچانا	زلزلے نے علاقے میں ہل چل مچا دی۔
راہ سوجھنا	برے حالات نے اسے اتنا مجبور کر دیا کہ کامیابی کی کوئی راہ نہیں سوج رہی۔
مرقع کھینچنا	حالی نے مسدس میں مسلمانوں کے عروج و زوال کا بہترین مرقع کھینچا۔
دل پگھلنا	اس کی درد بھری داستان سن کر میرا دل پگھل گیا۔
پردہ اٹھانا	گرفتار ہونے کے بعد خود کش حملہ آور نے اصل حقائق سے پردا اٹھایا۔
سکہ جمانا	اسلم کی ذہانت کا سکہ پوری جماعت پر جما ہوا ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ڈنکا بجانا	اسلم کی شرافت کا ڈنکا پورے علاقے میں بج رہا ہے۔
دل مسوس کر رہ جانا	وہ اپنے سگے باپ کا رویہ دیکھ کر دل مسوس کر رہ گیا۔
دل پسیج جانا	بکھاری کی فریاد سن کر میرا دل پسیج گیا۔
دل میں گھاؤ پڑنا	سگے بیٹے کے ناروا سلوک نے ماں کے دل پر گھاو لگائے۔
سر آنکھوں پر بٹھانا	پٹھان قوم بڑی مہمان نواز ہوتی ہے، وہ مہمانوں کو سر آنکھوں پر بٹھاتی ہے۔
چار دانگ عالم	پاک فوج کی بہادری کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بج رہا ہے۔
ہر کس و ناکس	اس کے اعلی اخلاق کی ہر کس و ناکس نے تعریف کی۔
دیدنی	کھیل کے میدان میں اسلم کا جوش و خروش دیدنی تھا۔
اللہ اللہ کرنا	بوڑھے آدمی کو شادی کرنے کی سوجھی۔ اس کے تو اللہ اللہ کرنے کے دن ہیں۔
ذلت اٹھانا	1965ء کی پاک بھارت جنگ میں بھارت کو بہت ذلت اٹھانی پڑی۔

www.Perfect24u.com

دانست	میری دانست میں اسلم ایک شریف انسان ہے۔
خوابِ راحت	امتحانات سے فارغ ہو کر ہم نے خوابِ دانست کے مزے لیے۔
گنوا بیٹھنا	بُری عادات کی وجہ سے اکرم نے اپنے والدین کی عزت گنوا دی۔
چودہ طبق روشن ہونا	جب اکرم نے اسلم کے سر پر ڈنڈا مارا تو اس کے چودہ طبق روشن وہ گیے۔
تہی دست	قرض کی وجہ سے عمیر بہت تہی دست وہ گیا ہے۔
عزت اتروانا	شراب نوشی کے جرم میں پکڑے جانے پر اس نے اپنے والدین کی عزت اتار دی۔
دل دہل جانا	اس کی درد بھری داستان سن کر میرا دل دہل گیا۔
دھاڑیں مار مار کر رونا	جوان بیٹے کی موت پر ماں دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی۔
دیکھی جائے گی	آج تو پیٹ بھر کر کھانا کھاو کل دیکھی جاے گی۔
خدا خدا کر کے	خدا خدا کر کے سخت گرمیوں کا موسم اختتام پذیر ہوا۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کسر رہ جانا	تمہارے برے کردار کی وجہ سے خاندان کی عزت اترنے میں کیا کسر رہ گئی ہے۔
اودھم مچانا	استاد صاحب کے کمرہ جماعت میں پہنچنے سے پہلے طلباء نے خوب اودھم مچایا ہوا تھا۔
بلائیں لینا	اکرم کو جب ااچھی نوکری مل گئی تو ماں نے اُس کی خوب بلائیں لیں۔
دست گیری کرنا	مخیر حضرات کو چاہیے کہ وہ غریبوں کی دست گیری کریں۔
پرایا دھن	بیٹیاں پرایا دھن ہوتی ہیں۔
کھرچن	برے حالات میں کھرچن نے فرحت کی لاج رکھ لی۔
سوہان روح	سسرال والوں کے طعنے بیٹی کے لیے سوہان روح بن گئے۔
پانی کی طرح روپیہ بہانا	اسلم نے بیٹے کے علاج پر پانی کی طرح روپیہ بہایا لیکن پھر بھی بیٹے کو نہ بچا سکا۔
دل میں اتر جانا	اسلام کی نصیحت اموز باتیں دل میں گڑ جاتی ہیں۔
پیٹ بھر کر داد دینا	شعراء کو اگر مشاعرے میں پیٹ بھر کر داد نہ ملے تو وہ بہت مایوس ہو جاتے ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

دل بڑھنا	چھوٹی چوریوں سے اسلم کا دل بڑھ گیا اور اس نے ڈاکے مارنے شروع کر دیے۔
دل کا بخار	ساس نے بہو کو جلی کٹی سنا کر دل کا بخار نکال لیا۔
ٹھنڈی سانس	اسلم کی دکھ بھری داستان سن کر میں نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔
دسوں انگلیاں دسوں چراغ	صائمہ اتنی سگھڑ تھی کہ دسوں انگلیاں دسوں چراغ تھی۔
پنجرے میں پھڑپھڑانا	بلبل آزادی حاصلی کرنے کے لیے پنجرے میں پھڑپھڑا رہا ہے۔
سر آنکھوں پر	اکرم والدین کا بڑا فرمانبردار ہے ان کے ہر حکم کو وہ سر آنکھوں پر بٹھاتا ہے۔
لالے پڑنا	پولیس نے مجرم کو اس قدر مارا کہ اس کی جان کے لالے پڑ گیے۔
اللے تللے کرنا	اسلم کے اللے تللے نے پورے خاندان کو مقروض بنا دیا۔
خاطر میں لانا	وہ اتنا سرکش ہے کہ کسی کو خاطر میں لاتا ہی نہیں ہے۔
نیند اور بھوک کا اڑنا	امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کی فکر میں اُس کی نیند اور بھوک اڑ گئی۔

www.Perfect24u.com

د؛ہا۔۔ وپا وپما	طوفانی رات میں سفر کرتے ہوئے سلمی کا دل ہوا ہوگیا۔
کوئی دم کا مہمان ہونا	مریض کی حالت تشویش ناک ہے بس کوئی دم کا مریض ہے۔
تھر تھر کانپنا	اکرم سانپ کو دیکھ کر تھر تھر کانپنے لگا۔
ماتھا ٹھنکنا	چور کو اچانک سامنے دیکھ کر میرا ماتھا ٹھنک گیا۔
رنگ متغیر ہونا	اکرم کی نقل پکڑی جانے پر اس کا رنگ متغیر ہوگیا۔
بھرکس نکال لینا	لوگوں نے چور کو اس قدر مارا کہ اس کا بھرکس نکال دیا۔
وحشت انگیز	اکرم نے ایک وحشت انگیز واقعہ زکر کیا۔
آنسو گرنا	بیمار بچے کو دیکھ کر ماں کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔
پیشانی چومنا	بیٹا جب امتحان میں کامیاب ہوا تو ماں نے خوشی سے اس کی پیشانی چوم لی۔
جان خطرے میں ڈالنا	نوجوان نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر ڈوبتے ہوئے لڑکے کو بچایا۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

تانیں اڑانا	اکرم کام سے فارغ ہوا تو گانوں کی تانیں اڑانے لگا۔
ہتھے چڑھنا	آخر کار چور پولیس کے ہتھے چڑھ ہی گیا۔
چغلی کھانا	اسلام میں چغلی کھانے سے روکا گیا ہے۔
سرخاب کا پر لگنا	کیا اکرم کے سرخاب کا پر لگا ہوا ہے کہ اس کی غلطی کے باوجود کوئی اسے کچھ نہیں کہتا۔
تن تازہ ہونا	تن تازہ ہو تو قلندر بھی راجا ہے۔
لوٹ مارنا	اکرم درد کی وجہ سے زمین پر لوٹ مارنے لگا۔
ناک میں دم کرنا	شرارتے بچوں نے ماں کی ناک میں دم کر رکھا ہے۔
آنکھ لگنا	رات دیر تک پڑھنے کی وجہ سے اکرم کی کلاس میں آنکھ لگ گئی۔
نئے رنگ دیکھنا	دولت آنے کے بعد میں اکرم کے نئے رنگ دیکھ کر حیران ہو گیا۔
بھانڈا پھوٹنا	جھوٹے شخص کا ایک نہ ایک دن بھانڈا ضرور پھوٹتا ہے۔

www.Perfect24u.com

ہنسی اڑانا	کسی کی ہنسی نہیں اڑانا چاہیے۔
خاطر جمع رکھنا	خاطر جمع رکھو ابھی واپس آکر تمہارا حساب لیتا ہوں۔
مزہ کرکرا ہونا	بارش نے سارے میچ کا مزہ کرکرا کر دیا۔
امید بر آنا	امتحان میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر اسد کی اول آنے کی امید بھر آئی۔
صورت نظر آنا	وہ بہت نالائق ہے اس کے پاس ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔
زبان کٹنا	ساس کا بہو کے ساتھ بہت ظالمانہ رویہ ہے اگر بہو سچ بھی کہے تو زبان کٹتی ہے۔
حاجت روا کرنا	مخیر حضرات کو غریبوں کی حاجت روائی کرنی چاہیے۔
توقع اٹھ جانا	جب مالک سے خیر خواہی کی توقع ہی اٹھ جائے تو اس سے معافی مانگنے کا کیا فائدہ۔
دھیان کی شمع	دھیان کی شمع جلانے سے ہمیں اللہ تعالی کی پہچان ہوتی ہے۔
موت اور زیست	ہر ذی روح کو موت اور زیست کی کشمکش سے گزرنا پڑتا ہے۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اسرار و رموز	اس دنیا کے اسرار و رموز کو سمجھنا اتنا آسان نہیں ہے۔
راہ طلب	راہ طلب میں آنے والی مشکلوں کو ہنس کر برداشت کرو۔
زمین میں گڑ جانا	جب باپ نے بیٹے کے فیل ہونے کی خبر سنی تو شرم کے مارے زمین میں گڑ گیا۔
ہوائی قلعے بنانا	بعض لوگ بیکار بیٹھے رہتے ہیں اور ہوائی قلعے بناتے رہتے ہیں۔
چراغ سحر ہونا	میرا کیا ! میں تو چراغ سحر ہوں آج یا کل بجھ جاؤں گا۔
طوطا چشمی کرنا	مطلب پرست لوگ مطلب نکالنے کے بعد طوطا چشمی سے کام لیتے ہیں۔
اینٹ سے اینٹ بجانا	احمد شاہ ابدالی نے دہلی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔
نشہ ہرن ہو جانا	علی کلاس میں ہر ایک لڑکے کو مار رہا تھا استاد کو دیکھتے ہی اس کا نشہ ہرن ہو گیا۔
ناکوں چنے چبوانا	سخت گیر افسران ماتحتوں کو ناکوں چنے چبواتے ہیں۔
پہاڑ ٹوٹ پڑنا	بیٹے کی موت کا سن کر ماں پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

تین حرف بھیجنا	میں بے ایمان اور خود غرض لوگوں پر تین حرف بھیجتا ہوں۔

علم بیان، بدیع اور صنعتوں کی تعریف

علم بیان

بیان کا لفظی معنی ہے کھول کر بات کرنا یا ظاہر کرنا۔ اور ادب کی اصطلاح میں علم بیان ایسے قاعدوں اور ضابطوں کا نام ہے جس کو جان لینے کے بعد ایک ہی بات یا مضمون کو کئی طریقوں سے ادا کر سکیں۔ اور ان میں سے ہر طریقہ دوسرے سے زیادہ واضح اور موثر ہو۔

علم بیان کے چار ارکان ہیں۔

۱۔ تشبیہ
۲۔ استعارہ
۳۔ مجازِ مرسل
۴۔ کنایہ

۱۔ تشبیہ:

www.Perfect24u.com

تشبیہ کے لفظی معنی مشابہت کے ہیں۔ علم بیان کی روح سے مشترک خصوصیات کی بنا پر کسی ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دینے کو تشبیہ کہتے ہیں۔ جبکہ یہ خصوصیت دوسری چیز میں نصبتاً زیادہ پائی جاتی ہے۔ مثلاً شنا بچوں کی مانند لال بیگ سے ڈرتی ہے۔ اس میں بچے تشبیہ ہیں۔ اس چشمے کا پانے شہد جیسا میٹھا ہے۔ پانی کی مٹھاس کے سبب اسے شہد سے تشبیہ دی گی ہے۔

اشعار میں تشبیہ کی مثالیں

جگنو کی روشنی ہے کاشانہ ی چمن میں　　یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں

شام ہی بجھا سا رہتا ہے　　دل ہوا ہے چراغ مفلس کا.

یا

کسی چیز کو کسی خاص صنعت کے اعتبار سے چھسری چیز کے مانند کر دینا تشبیہ کہلاتا ہے۔

مثلاً　علی شیر کی طرح بہادر ہے۔　بچہ چاند کی مانند ہے۔　عبداللہ شیر کی طرح بہادر ہے۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ارکان تشبیہ: تشبیہ کے مندرجہ ذیل پانچ ارکان ہیں۔

۱۔ مشبہ:

جس چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دیا جائے وہ مشبہ کہلاتی ہے۔ جیسا کہ اوپر مثالوں میں بچہ اور عبداللہ مشبہ ہیں۔

2۔ مشبہٖ بہ:

وہ چیز جس کے ساتھ کی دوسری چیز کو تشبیہ دی جائے یا مشبہ کو جس چیز سے تشبیہ دی ہے، مشبہٖ بہ کہالاتی ہے۔ مثلاً

چاند اور شیر مشبہ بہ ہیں۔ ان دونوں یعنی مشبہ اور مشبہ بہ کو طرفین تشبیہ بھی کہتے ہیں۔

۳۔ حرفِ تشبیہ:

www.Perfect24u.com

دو لفظ جو ایک چیز کو دوسری چیز جیسا ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے حرف تشبیہ کہلاتا ہے۔ مثلاً اوپر کے جملوں میں مانند اور طرح حروف تشبیہ ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی حروف تشبیہ ہیں جیسا کہ مثل، ہو بہو صورت، گویا، چوں، سا، ی، سے

جیسا، جیسے، جیسی، بعینہ، مثال، یا، کہ وغیرہ، انہیں اداتِ تشبیہ بھی کہتے ہیں۔

4۔ وجہِ شبہ:

اس وجہ سے مراد وہ خوبی ہے جس کی بنا پر مشبہ بہ کو مشبہ سے تشبیہ دی جا رہی ہے۔ مثلاً: چاند کی مانند حسین میں وجہ شبہ حُسن ہے۔ اسی طرح شیر کی طرح بہادر میں وجہ شبہ بہادری ہے۔

5۔ غرضِ تشبیہ:

وہ مقصد یا غرض جس کے لیے تشبیہ دی جائے، غرضِ تشبیہ کہلاتا ہے۔ اس کا تشبیہ میں ذکر نہیں ہوتا۔ صرف قرائن سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ تشبیہ کس غرض یا مقصد سے دی گئی ہے۔ مثلاً بچے کے حسن کو واضح کرنا غرض تشبیہ ہے۔

اسی طرح

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

عبداللہ کی بہادری کو واضح کرنا بھی غرضِ تشبیہ ہے۔

مزید مثالیں:

1۔ کمرہ آئینے جیسا چمک رہا ہے

2۔ پانی کو چھو رہی ہو جھک جھک کے گل کی ٹہنی جیسے حسین کوئی آئینہ دیکھتا ہو

3۔ نازک کلائیوں میں حنا بستہ مٹھیاں شاخوں میں جیسے منہ بندھی کلیاں گلاب کی

4۔ ان کے عارض پہ دمکتے ہوئے آنسو، توبہ ہم نے شعلوں پہ مچلتے ہوئے شبنم دیکھی

یا

1۔ تشبیہ: کسی ایک چیز کو کسی مشترک خوبی یا برائی کی وجہ سے کسی دوسری چیز جیسا قرار دینا "تشبیہ" کہلاتا ہے۔

تشبیہ کی مثالیں:

زید حاتم کی طرح سخی ہے۔

بکر شیر جیسا بہادر ہے۔

شمیم طوطے کی مانند رٹتا ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

مجید کوے کی طرح سیانا ہے۔

آپ نے دیکھ لیا کہ "سخاوت" کی وجہ سے "زید" کو "حاتم" سے مشابہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اسی طرح شیر بڑا بہادر اور دلیر ہوتا ہے۔ بکر کی بہادری کی تعریف میں اسے شیر کی مانند کہا گیا ہے۔

رٹنے میں طوطے اور سیان پن میں کوے کو شہرت اور امتیاز حاصل ہے۔ جب کسی طالب علم کی رٹنے کی صفت کو اجاگر کرنا ہو یا کسی کے سیان پن کی تصویر دکھانا ہو تو طوطے اور کوے کی مثال سے کام لیتے ہیں۔

تشبیہ کی مثالیں:

(الف) اس کے دانت موتیوں کی طرح سفید ہیں۔ (ب) اس کے لب پھول کی طرح نازک ہیں۔

(ج) اس کا دل پتھر کی طرح سخت ہے۔ (د) ان کا قد سرو کی طرح لمبا ہے۔

(ہ) وہ لومڑی کی طرح چالاک ہے۔

ان مثالوں میں دانت، لب، دل، قد اور وہ (کوئی شخص) مشبہ ہیں جب کہ موتی، پھول، پتھر، سرو اور لومڑی مشبہ۔ ان مثالوں میں بالترتیب سفیدی، نازکی، سختی، لمبائی اور چالاکی تشبیہ کی وجوہات یا وجہِ شبہ کی مثالیں ہیں۔ حرفِ تشبیہ ایسے لفظ یا الفاظ کو کہتے ہیں جو مشبہ اور مشبہ بہ کے درمیان رابطہ کرتے ہیں جیسے:

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کی مانند، کی طرح، کی صورت، جیسا، سا، وغیرہ۔ غرضِ تشبیہ سے مراد وہ مقصد یا سبب ہے جس کے لیے تشبیہ کا سہارا لیا گیا ہے۔

تشبیہ کے اجزاء: تشبیہ میں چار جز ہوتے ہیں:

(1) مشبہ

(2) مشبہ بہ

(3) وجہ شبہ

(4) حرف تشبیہ

مشبہ: جسے تشبیہ دیں-------------زید

مشبہ بہ: جس سے تشبیہ دیں-------حاتم

وجہ شبہ: وہ صفت جس کی بنا پر تشبیہ دی جائے۔ عام طور سے مشبہ بہ اس مخصوص صفت میں اتنا مشہور ہوتا ہے کہ سب کو معلوم ہوتی ہے۔ اس لیے دوسری چیز یعنی مشبہ کو اس کے مانند بتا کر مشبہ کی ایک خاص صفت کو نمایاں کیا جاتا ہے۔

حرف تشبیہ: وہ کلمہ یا کلمے اور مشبہ اور مشبہ بہ کو ملائیں جیسے: مانند کی طرح "بچہ چاند جیسا خوبصورت ہے" اس فقرے میں

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

بچہ	مشبہ	چاند	مشبہ بہ	جیسا	حرف تشبیہ	خوبصورتی	وجہ شبہ ہے

"کیا خوبصورت بچہ ہے، چہرہ چاند کی طرح گول اور چمکدار، گال گلاب جیسے سرخ ہونٹ پنکھڑی کی مانند نازک۔"

ایک عبارت میں کئی مشبہ اور مشبہ بہ جمع ہو گئے ہیں۔

۲۔ استعارہ:

استعارا کا لفظی معنی ہے ادھار لینا۔ جب کوئی لفظ اپنے حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہو اور مجازی اور حقیقی معنوں میں تشبیہ کا تعلق پایا جائے تو اس کو استعارہ کہتے ہیں۔ مثلاً

(1) ماں نے اپنے لعل کو پکارہ۔ (۲) تم بڑے رُستم آئے ہو۔

ان جملوں میں "لعل اور "رستم" استعارہ ہے۔ "لعل" یوں تو قیمتی موتی کو کہتے ہیں مگر ماں نے پیار و محبت سے اپنے بیٹے کو "لعل" کہا۔ رُستم پرانے زمانے کے ایک پہلوان کا نام ہے۔ یہاں بہادری کے لیے "رُستم" کا لفظ استعمال کیا ہے۔

یا

اصطلاح میں ایک شے کو بعینہ دوسری شے قرار دے دیا جائے، اور اس دوسری شے سے منسوب کر دیے جائیں، اسے استعارہ کہتے ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اسی طرح اگر ماں اپنے بچے کو یہ کہے کہ میرا چاند آگیا یا کوئی شخص یہ کہے کہ خالد شیر ہے۔

ارکان استعارہ: ۱۔ مستعار لہ ۲۔ مستعار منہ ۳۔ وجہ جامع

۱۔ مستعار لہ:

وہ شخص یا چیز جس کے لیے کوئی لفظ یا خوبی ادھار لیا جائے۔ مثلاً اوپر کے جملوں میں بچہ اور خالد مستعار لہ ہیں۔

2۔ مستعار منہ:

وہ شخص یا چیز جس سے کوئی لفظ یا خوبی مستعار لی جائے۔ مثلاً اوپر کی مثالوں میں چاند اور شیر مستعار منہ ہیں۔

مستعار لہ اور مستعار منہ کو طرفین استعارہ بھی کہتے ہیں۔

۳۔ وجہ جامع:

مستعار لہ اور مستعار منہ میں جو وصف اور خوبی مشترک ہو اسے وہ جامع کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مثالوں میں بچے اور چاند کے درمیان خوب صورتی اور خالد اور شیر کے درمیان بہادری وجہ جامع ہے۔

استعارہ کی مثالیں:

پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے　　　جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

اس شعر میں مستعار لہ محبوب ہے اور مستعار منہ گل ہے اور وجہ جامع خوب صورتی ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

پلکوں سے گر نہ جائیں یہ موتی سنبھال لو　　دنیا کے پاس دیکھنے والی نظر کہاں

اس شعر میں مستعار لہ آنسو اور مستعار منہ موتی ہیں ۔ اور چمک وجہ جامع ہے۔

ایک روشن دماغ تھا نہ رہا　　شہر میں ایک چراغ تھا نہ رہا

اس شعر میں مستعار لہ قابل آدمی ہے اور مستعار منہ چراغ اور وجہ جامع روشنی ہے۔

طالع سے کسے تھی ایسی امید　　نکلا ہے کدھر سے آج خورشید

اس شعر میں مستعار لہ محبوب، مستعار منہ خورشید اور وجہ جامع خوب صورتی ہے۔

یا

۲۔ استعارہ:

استعارہ کے لغوی معنی ادھار لینا کے ہیں۔ علم بیان کی اصطلاح میں کسی چیز کے معنی عاریتاً مستعار لے کر دوسری چیز کے لیے استعمال کرنا، استعارہ کہلاتا ہے۔ ان دونوں میں تشبیہ کا تعلق ضروری ہے۔ استوار میں پہلی چیز کو "مستعار لہ" (جس کے لیے کوئی معنی ادھار لیا جائے) دوسری چیز کو مستعار منہ (جس کے معنی ادھار لیا جائے) اور دونوں کے درمیان مشترکہ صفت کو وجہ جامع کہا جاتا ہے۔ استعارے میں مستعار لہ ، کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ اس کی جگہ پر مستعار منہ ، آتا ہے۔ مستعار منہ ، اپنے حقیقی معنی نہیں دیتا بلکہ مستعار لہ ، کے معنی دیتا ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

استعارے کی مندرجہ ذیل مثالیں دیکھیں:

(الف) ماں نے کہا، میرا چاند سو رہا ہے۔

(ب) اس کی پلکوں پر ستارے چمک رہے ہیں۔

(ج) پاکستانی شیروں نے بھارتی گیدڑوں کو بھگا دیا۔

(د) عرب کا چاند طلوع ہوا تو کفر کے اندھیرے چھٹ گئے۔

(ہ) پنڈی ایکسپریس نے سارے کھلاڑیوں کے چھکے چھڑا دیے۔

پہلی مثال میں چاند مستعار منہ، ہے جو بیٹے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ دوسری مثال میں ستارے کا لفظ آنسوؤں کے لیے آیا ہے۔ تیسری مثال میں پاکستانی شیر سے پاکستانی قومی اور بھارتی گیدڑ سے بھارت کے فوجی مراد ہیں۔ چوتھی مثال میں عرب کا چاند (مستعار منہ) حضور ﷺ کے لیے مستعار لیا گیا ہے۔ آخری مثال میں پنڈی ایکسپریس پاکستان کے تیز رفتار باولر شعیب اختر کے لیے مستعار ہے۔ استعارے کے استعمال سے بیان میں خوب صورتی اور دل کشی پیدا ہو جاتی ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

استعارہ: لغت میں عاریتاً لینے اور کچھ دیر کے لیے مانگ لینے کو کہتے ہیں۔ یعنی ہم نے لفظ "شر" کو عباس کے لیے اور لفظ "چاند" کو بیٹے کے لیے عاریتاً لے لیا۔

استعارے کی تعریف:

کسی ایک چیز کو کسی مشترکہ خوبی یا برائی یا نقص کی وجہ سے دوسری چیز قرار دے دینا "استعارہ" کہلاتا ہے۔

جیسے:

بہادر کو شیر۔ بزدل کو گیدڑ۔ شریر لڑکے کو شیطان کہنا۔

تشبیہ اور استعارہ میں فرق

1۔ تشبیہ حقیقی ہوتی ہے اور استعارہ مجازی ہوتا ہے۔

2۔ تشبیہ میں مشبہ اور مشبہ بہ کا ذکر ہوتا ہے اور استعارہ میں مشبہ بہ کو مشبہ بنا لیا جاتا ہے۔

3۔ تشبیہ میں حروف تشبیہ کے ذریعے ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دیا جاتا ہے، جبکہ استعارہ میں وہی چیز بنا دیا جاتا ہے۔

4۔ تشبیہ کے ارکان پانچ ہیں اور استعارہ کے ارکان تین ہیں۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

5۔ تشبیہ علم بیان کی ابتدائی شکل ہے اور استعارہ اس علم کی ایک بلیغ صورت ہے۔

6۔ تشبیہ کی بنیاد حقیقت پر ہوتی ہے اور استعارہ کی بنیاد خیال پر ہوتی ہے۔

3۔ مجاز مرسل:

مجاز مرسل میں صرف مجازی معنی لیے جاتے ہیں حقیقی معنی بالکل چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ کیونکہ مجازی معنی کے ساتھ حقیقی معنی بھی شامل ہوں تو وہ کنایہ ہو جاتا ہے۔ مجاز مرسل میں کل کہہ کر جزو مراد لیا جاتا ہے۔ مثلا میر کا شعر ملاحظہ کیجیے۔

غضب آنکھیں ستم ابرو عجب منہ کی صفائی ہے　　　خدا نے اپنے ہاتھوں سے تیری صورت بنائی ہے

کوئی چیز پورے ہاتھوں سے نہیں بنائی جاتی بلکہ اسے بنانے کے لے انگلیوں کا استعمال کیا جاتا ہے یعنی یہاں ہاتھوں کہہ کر انگلیاں مراد ہیں۔

کبھی جزو سے کل کبھی مراد لیتے ہیں جیسے سردار کے لیے سر کا استعمال کریں۔ مثلاً

آیا جو مے کدہ میں تو بے دام پی گیا　　　زاہد بھی سر جھکا کے کی جام پی گیا

یہاں جام پی گیا سے مراد شراب پینے کے ہیں۔

www.Perfect24u.com

مجاز مرسل کی مکمل تعریف یوں ہے کہ جب حقیقی اور مجازی معنی میں مشابہت کا تعلق ہو تو وہ استعارہ کہلائے گا اور جب مشابہت کے علاوہ کوئی دوسرا تعلق ہو گا تو اس کو مجاز مرسل کہیں گے۔

مجاز مرسل کی کئی قسمیں ہیں یعنی ظرف کہہ کر مظروف مرادلیں جیسے جام کہہ کر شراب مرادی جائے یا مظروف کہہ کر ظرف مرادلیں مثلاً کہیں شربت طاق میں رکھ دہ یہاں مظروف شربت کہہ کر ظرف یعنی شربت کی بوتل مراد لیا گیا ہے

کیونکہ شربت طلاق میں نہیں رکھا جاسکتا ہاں شربت سے بھری بوتل طاق میں رکھی جاسکتی ہے

یا

یہ علم بیان کی تیسری شاخ ہے۔ اصطلاح میں یہ وہ لفظ ہے جو اپنے حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہو اور حقیقی و مجازی معنوں میں تشبیہ کے علاوہ کوئی اور تعلق ہو۔

مثلاً: خاتون آٹا گوندھ رہی ہے۔ یہاں اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی آٹا سے مراد آٹا ہی ہے احمد چکی سے آٹا پسوا لایا ہے۔ یہاں آٹا، گندم کے معنوں میں استعمال ہوا ہے جو اس کی ماضی کی حالت ہے۔ یعنی آٹا تو نہیں پسوایا گیا کہ گندم پسوائی گئی تھی اور آٹا بنا۔ لیکن آٹا پسوانے کا ذکر ہے۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

مجاز کے اجزا: مجاز کے پانچ اجزا ہیں:

۱۔ لفظ مجاز ۲۔ مجازی معنی ۳۔ سبب ۴۔ علاقہ یا تعلق ۵۔ قرینہ یا علامت

۱۔ لفظ مجاز: یہ وہ لفظ ہے جسے مجازی معنی میں استعمال کیا گیا ہو۔ جیسے لفظ "ظلمات"۔

2۔ مجازی معنی:

یہ وہ معنی ہے، جسے اصل معنی کی جگہ اختیار کیا جا رہا ہو۔ جیسے لفظ "ظلمات" کے اصل معنی کی جگہ اسے "گمراہی" "لا علمی" کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

3۔ سبب:

کسی لفظ کو مجازی معنی میں استعمال کرنے کی کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے۔ مثلاً گمراہ یا لا علمی میں بھٹکنے والے شخص کی کیفیت اس شخص سے بہت ملتی ہے جو اندھیرے میں بھٹک رہا ہو۔ اسی وجہ سے لفظ "ظلمات" کا گمراہی یا لا علمی کے معنی میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

4۔ علاقہ یا تعلق: لفظ مجاز اور مجازی معنی میں کوئی تعلق ہو۔ یہی تعلق لفظ کو مجازی معنی میں استعمال کرنے کا سبب ہے۔

5۔ قرینہ یا علامت:

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

جملے میں کوئی ایسی علامت یا قرینہ موجود ہونا چاہیے جو یہ ظاہر کرے کہ لفظ کو اپنے حقیقی معنی کے بجائے مجازی معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ علامت لفظ کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے اور جملے کے معنی میں پوشیدہ بھی ہو سکتی ہے۔

یا

3۔ مجازِ مرسل:

اگر کسی لفظ کو حقیقی یا لغوی معنی کے بجائے غیر حقیقی یا مرادی معنوں میں استعمال کیا جائے اور حقیقی و مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق نہ ہو مگر کوئی تعلق ضرور ہو، اسے مجازِ مرسل کہا جاتا ہے۔ مجازِ مرسل کی کئی صورتیں ہیں، جیسے:

ا۔ جُز کہ کر کل مراد لینا۔ مثال: اس نے کانوں میں انگلیاں دی ہیں۔ یہاں انگلیاں مجازِ مرسل ہے۔ کیوں کہ کانوں میں پوریں انگلی کا کچھ حصہ دیا جاتا ہے، پوری انگلی نہیں دی جاتی ہے۔

2۔ کُل کہ کر ہر مراد لیا۔ مثال: میں پاکستان میں رہتا ہوں۔ یہاں پاکستان مجازِ مرسل ہے، کیوں کہ میرا گھر پاکستان کے کسی ایک شہر کے کسی ایک محلے میں ہے، پورے پاکستان نہیں ہے۔

3۔ مظروف کہ کر ظرف مراد لینا۔ مثال: چائے چولھے پر دھری ہے۔ چائے چولہے پر نہیں دھری جاتی بلکہ پتیلی یا پکچی دھری جاتی ہے، جس میں چائے بھی ہے۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

۵- سبب کہ کر مسبب (نتیجہ) مراد لینا۔ مثال: آج بادل خوب برسا۔ بادل نہیں برستا بلکہ بارش برستی ہے۔ بادل سبب ہے اور بارش مسبب ہے۔

6۔ مسبب (نتیجہ) کہ کر سبب مراد لینا۔ مثال: افسوس! ان کے ہاتھ سے سب کچھ نکل گیا۔ ہاتھ مسبب ہے اور اقتدار یا حکمرانی سبب ہے۔ ہاتھ سے نکل گیا یعنی اب حکومت یا اقتدار نہیں رہا۔

مجاز مرسل کی تعریف:

وہ لفظ جس کے مجازی معنی مراد ہیں مگر حقیقی اور مراد معنوں میں تشبیہ کا تعلق نہ ہو۔ لفظ جب پہلے معنوں میں استعمال ہو تو یہ استعمال "حقیقت" کہلاتا ہے اور جب دوسرے معنوں میں استعمال ہو تو "مجاز" ہے۔

(۱) یونین کی صدارت تک اس کا ہاتھ نہیں پہنچتا۔

(2) ہم آپ کی چشم عنایت کے محتاج ہیں۔

(3) ایک گلاس ہمیں بھی دیجیے۔

ہاتھ: جسم کا ایک جزو (حقیقی معنی) قدرت و امکان (مجازی معنی)

چشم: آنکھ (حقیقت) توجہ (مجاز)

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

گلاس: ایک برتن کا نام (حقیقت)   پانی (باز)

کلمات کا یہ استعمال "مجاز مرسل" ہے۔

4۔ کنایہ:

کنایہ کے لفظی معنی چھپی ہوئی بات کے ہیں؛ علم بیان کی اصطلاع میں کنایہ وہ لفظ ہے جس کے حقیقی معنی مراد نہ ہوں۔ اور اگر حقیقی بھی مراد لیے جائیں تو بھی کلام میں نقص واقع نہ ہو۔

مثالوں سے وضاحت:

(1) "میں نے بال دھوپ میں سفید نہیں کیے۔"

یہاں کہنے والے کی مراد یہ ہے کہ بوڑھا آدمی ہوں اس لیے تجربہ کار ہوں۔ اسی طرح "سر پر چڑھنا" مجازی معنوں میں مغرور اور گستاخ کے لیے استعمال ہوا ہے جبکہ اس سے حقیقی معنی یعنی "سر پر رکھنا" بھی مراد لیے جاسکتے ہیں۔

(2) "سفید پوش" کے اصل معنی اُجلا اور ستھرا باس پہننے والے شخص کے ہیں۔ لیکن یوں بول چال میں یہ لفظ ایسے غریب مگر غیرت مند شخص کے لیے بولا جاتا ہے۔ جو اپنی غربت کو چھپانے کے لیے اُجلے کپڑے پہنتا ہے۔

یا

www.Perfect24u.com

کنایہ، معلم بیان میں یہ وہ کلمہ ہوتا ہے جس کے معنی مبہم اور پوشیدہ ہو۔ اور ان کا سمجھنا کسی قرینے کا محتاج، وہ اپنے حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہوا ہو کہ اس کے حقیقی معنی بھی مراد لیے جا سکتے ہیں۔ یعنی بولنے، ایک لفظ بول کر اس کے مجازی معنوں کی طرف اشارہ کر دے گا، لیکن اس کے حقیقی معنی مراد لینا بھی غلط نہ ہو گا۔

مثلاً: زید کو آپ نے سر پر چڑھایا ہے۔

(حقیقت میں اس کے معنی یہ ہے کہ زید کو آپ نے بگاڑا ہے۔)

بال سفید ہو گئے لیکن عادتیں نہ بدلیں۔

(یہاں بال سفید ہونے سے مراد بڑھاپا ہے لیکن حقیقی معنوں میں بال سفید ہونا بھی درست ہے۔)

یا

کنایہ کے لغوی معنی چھپی کی بات کرنے کے ہیں۔ اصطلاح میں کنایہ ایسے لفظ یا لفظوں کے مجموعے کو کہا جاتا ہے جو مجازی یا غیر حقیقی معنوں کے لیے استعمال کیے جائیں۔ کنایہ کے مجازی معنی لغوی معنی سے کچھ نہ کچھ تعلق رکھتے ہیں۔ مگر تعلق تشبیہ کا نہیں ہوتا۔

کنایہ کی چند مثالیں دیکھیں:

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

(الف) اس کو کالے کا ٹا۔ کالا یہاں سانپ کا کنایہ ہے۔

(ب) بیٹے کو عرصے بعد دیکھ کر ماں کا کلیجہ ٹھنڈا ہوا۔ کلیجہ ٹھنڈا ہونا یہاں کنایہ ہے خوشی اور راحت کے لیے۔

(ج) اپنے سفید بالوں کا بھی خیال کرو۔ سفید بال یہاں بڑھاپے کے لیے کنایہ ہیں۔

(د) جب سے چولہہ ٹھنڈا ہوا کسی رشتے دار نے خبر نہ لی۔ چولہا ٹھنڈا ہونا غربت کے لیے کنایہ ہے۔

(ہ) وہ بڑا تنگ دل ہے۔ تنگ دل، گھٹیا اور کنجوس آدمی کے لیے کنایہ ہے۔

کنایہ:

ایک لفظ کو طرح طرح سے استعمال کرتے ہیں، اس سے رنگارنگ خوبیاں پیدا ہوتی ہیں تشبیہ، مجاز اور استعارہ میں اس کے کچھ نمونے آپ نے دیکھ لیے۔ لفظ کے استعمال کا ایک اور رخ دیکھیے:

شتر بے مہار: زبان دراز۔ بیہودہ باتیں کرنے والا۔

پیٹ کا ھلکا: راز کی بات کہہ دینے والا۔

مذکورہ بالا کلمات کنایہ ہیں۔ "شتر بے مہار اور پیٹ کا ہلکا". "شتر بے مہار کا معنی ہے۔" وہ اونٹ جس کی نکیل نہ ہو۔" دوسرے مرکب کا معنی ہے۔"پتلے اور ہلکے پیٹ والا آدمی" لیکن جب ان کلمات سے ایسے معانی مراد لیے جائیں جو

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ان کے اصلی معنوں کے لیے لازمی یا صفاتی ہیں تو اس لفظ یا کلمے کا مرکب کو کنایہ کہیں گے۔ جب اونٹ کے نکیل نہ ہوگی تو لازماً وہ بلبلاتا پھرے گا۔ ہلکےپیٹ کی بازی صفت یہ ہوگی کہ کوئی چیز اس میں نہ ٹھہرے گی۔ علم بیان کی یہ بہت اچھی صفت ہے۔ جس سے بیان میں لطف پیدا ہوتا ہے اور بات واضح طور پر بیان بھی نہیں ہوتی۔

کنایہ کے معانی میں اشارے سے بات کہنا اور کنایہ کی تعریف ہے:

"کسی لفظ سے ایسی بات مراد لینا جو اس کے معنوں کو لازم ہو۔"

کنایہ کی اقسام:

ا۔ کنایہ قریب:

کنایہ قریب کا مطلب ہے وہ کنایہ جو جلد سمجھ میں آجائے اور اس کے لیے زیادہ غور و فکر کی ضرورت نہ پڑے۔

مثلاً: "سفید ریش" بوڑھے آدمی کو کہتے ہیں اور "سفید پوش" شریف آدمی کو کہتے ہیں۔

یا

کنایہ کوئی ایسی صفت ہو جو کسی خاص شخصیت کی طرف منسوب ہو اور اس صفت کو بیان کر کے اس سے موصوف کی ذات مراد لی گئی ہو۔ مثلاً عزیز لکھنوی کے بقول:

دعوے تو تھے بڑے ارنی گوئے طور کو ہوش اڑ گئے ہیں ایک سنہری لکیر سے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اس شعر میں ارنی،کوہِ طور، سے حضرت موسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔کنایہ کی اس قسم سے توجہ فوراً ہی موصوف کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔

2۔ کنایہ بعید:

کنایہ بعید اس کو کہتے ہیں جو فوراً سمجھ میں نہ آئے اور اس تک لینے کے لیے سوچ بچار سے کام لیا جائے ۔ اس میں عام طور پر کسی چیز کی صفات بیان کی جاتی ہے۔ جن کی مدد سے اس چیز تک پہنچا جا سکتا ہے۔

مثال:۔

ساقی وہ دے ہمیں کہ ہوں جس کے سبب سے　　　محفل میں آب و آتش و خورشید ایک جا

یہاں ساقی سے شراب مانگی گئی ہے مگر اس کا نام کہیں نہیں آیا۔ البتہ آب و آتش و خورشید جو اس کی صفات میں سے ہیں،بیان کی گئی ہیں۔یہی صفات بول کر شراب سے کنایہ بعید کیا گیا ہے۔

یا

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کنائے کی اس قسم میں بہت ساری صفتیں کسی ایک موصوف کے لیے مخصوص ہوتی ہیں اور ان کے بیان سے موصوف مراد ہوتا ہے۔ لیکن وہ ساری صفتیں الگ الگ اور چیزوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ان کو کنایہ بعید اور خاصہ مرکبہ بھی کہا جاتا ہے۔

مثلاً:

ساقی وہ دے ہمیں کہ ہوں جس کے سبب سے   محفل میں آو آتش و خورشید ایک جا

آب و آتش و خورشید کے جمع ہونے کی صفت شراب میں پائی جاتی ہے اور یہ صفات الگ الگ بھی موجود ہو سکتی ہیں۔

3- کنایہ سے صرف صفت مطلوب ہو:

زندگی کی کیا رہی باقی امید   ہوگیے موے سیاہ موے سفید

اس شعر میں موے سیاہ سے جوانی مراد لی گی ہے اور موے سفید بڑھاپے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

4۔ کنایہ سے کسی امر کا اثبات یا نفی مراد ہو:

مثلاً یہ جملہ: زید و عمر دونوں ایک سانچے میں ڈھلے ہوے ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

یعنی دونوں اپنی شکل کی صورت یا عادات و خصائل میں ایک جیسے ہے۔

5۔ تعریض:

لغت میں تعریض کے معنی چوڑا کرنا، وسیع کرنا، بڑا کرنا، مخالفت کرنا، مزاحمت کرنا، کنایہ سے بات کہنا، اشارہ سے کوئی بات جتانا، کسی معاملے کو مشکل بنا دینا وغیرہ ہیں۔ اصطلاح میں تعریض کنائے کی اقسم کو کہتے ہیں جس میں موصوف کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ مثلاً اگر کوئی بادشاہ رعایا پر ظلم کر رہا ہو تو یہ کہا جائے کہ بادشاہی اس کو زیبا ہے اور رعیت کو آرام سے رکھے۔ یعنی وہ بادشاہی کے لائق نہیں ہے۔ تعریض کو بالعموم کسی پر تنقید کرنے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی کوئی شخص کسی پر تنقید کرنا چاہتا ہے اور واضح طور پر اس کا نام بھی نہیں لینا چاہتا۔ اس میں کسی حد تک طنز کا مفہوم بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً داغ دہلوی کا شعر ہے:

ہمی بدنام ہیں جھوٹے بھی ہمی ہیں بے شک

ہم ستم کرتے ہیں اور آپ کرم کرتے ہیں

اس شعر میں داغ نے طنز کی صورت میں اس حقیقت کو بیان کیا ہے کہ آپ ہی دراصل جھوٹے ہیں اور ہم پر ستم کرتے ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

6۔ تلویح:

لغت میں تلویح کے معنی: زرد بنانا، گرم کرنا، کپڑوں کو چمکدار بنانا، تلوار کو صیقل کرنا، اشارہ یا کنایہ کرنا ہیں۔ اصطلاح میں کنائے کی ایسی قسم جس میں لازم سے ملزوم تک بہت سارے واسطے ہوں تلویح کہلاتی ہے۔

اس کی مثال سودا کا یہ شعر ہے:

الغرض مطبخ اس گھرانے کا رشک ہے آبدار خانے کا

یہاں مطبخ کا رشک آبدار خانہ ہونا کنایہ ہے نہایت بخل سے۔ کیونکہ آبدار خانہ ہونے کو آگ کا نہ جلنا لازم ہے اور آگ کے نہ جلنے کو لازم ہے کھانے کا نہ پانا اور کھانا نہ پکنے کو یہ بات لازم ہے کہ صاحب مطبخ نہ خود کچھ کھاتا ہے اور نہ دوسروں کو کچھ کھلاتا ہے اور اس سے بخل ثابت ہوتا ہے۔

7۔ رمز:

www.Perfect24u.com

اردو لغت میں رمز کے معنی آنکھوں، بھنوؤں وغیرہ اشارہ، ذومعنی بات پہلو دار بات، مخفی بات، طعنہ دینا، اشارہ، آنکھ منہ ابرو وغیرہ سے نوک جھونک، مخفی یا پوشیدہ بات وغیرہ ہیں۔ ادبی اصطلاح میں رمز کنائے کی وہ قسم ہے جس میں زیادہ واسطے نہ ہوں، لیکن تھوڑی بہت پوشیدگی موجود ہو۔

مثلاً یہ شعر رمز کی ایک عمدہ مثال ہے:

سیاہی منہ کی گئی، دل کی آرزو نہ گئی

ہمارے جامہ کہنہ سے مے کی بو نہ گئی

اس میں جامہ کہنہ سے شراب کی بو کا نہ جانا کنایہ ہے اس سے کہ بڑھاپے تک میخواری کرتے رہے۔

۸۔ ایماو اشارہ:

اگر کنائے میں واسطوں کی کثرت بھی نہ ہو اور کچھ پوشیدگی بھی نہ ہو تو اس کو ایما و اشارہ کہتے ہیں۔ جیسے سفید داڑھی والا بوڑھا آدمی مراد لیا جاتا ہے۔ اسی طرح میر کا یہ شعر ایما و اشارہ کی عمدہ مثال ہے:

شرکت شیخ و برہمن سے میر　　　اپنا کعبہ جدا بنائیں گے ہم

اپنا کعبہ جدا بنانا، سب سے علیحدہ رہنے کی طرف اشارہ ہے۔

علم بدیع اور صنعتوں کی تعریف

بدیع کا معنی ہوتا ہے ہے بنانے والا، موجد ،نیا ،نادر، انوکھا۔ اردو ادب میں یہ وہ علم ہے جس کی بدولت یہ معلوم ہوتا ہے کہ کلام، گفتگو یا تحریر میں خوبصورتی کیسے پیدا کی جا سکتی ہے۔ کلام کی آرائش وزیبائش کن طریقوں سے ہوتی ہے یہ وہ علم ہے جو کلام کے حسن و جمال، پھول، زیب و زینت اور اس کی خوبیوں کی بحث کرتا ہے۔

اس مقصد کے لیے اپنائے گئے تمام طریقوں کو صنعتیں ضائع یا محسنات کہا جاتا ہے۔ اور یہ صرف حسن کلام کے لئے استعمال کی جاتی ہے یعنی ان کے استعمال نہ کرنے سے کلام کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر انہیں استعمال کیا جائے تو کلام کا حسن دوبالا ہو جائے۔

یہ ضائع یا صنعتیں بنیادی طور پر دو طرح کی ہوتی ہیں

الف۔ ضائع لفظی　　　　ب۔ ضائع معنوی

یا

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

علم بدیع معنی و مفہوم:

علم بدیع اردو ادب کی ایک اہم قسم ہے۔ اس کے لفظی معنی کلام میں ندرت پیدا کرنا۔کوئی اچھوتی بات کرنا۔اور زاویہ پیدا کرنا کے ہیں۔یہ علم بدیع کا میدان ہے اس کے لغوی معنی نیا ،نادر اور عمدہ کے ہیں۔اس علم میں مختلف قسم کی صنعتیں بیان کی جاتی ہیں۔اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

الف۔ ضائع لفظی ب۔ ضائع معنوی

الف۔ ضائع لفظی:

صنعت کے معنی بناوٹ کے ہیں۔بنانے والا صانع اور بنانے والا منصوع ہے۔یہ کائنات اللہ نے بنائی اور ہم سب اللہ کی مصنوعات ہیں۔ شاعر بھی صناع ہوتا ہے۔شاعر لفظوں کا پارکھ ہوتا ہے وہ لفظوں کا نباض ہوتا ہے۔ہر شاعر معنوی اعتبار سے لفظوں کی نوع بر نوع شکل بناتا ہے۔ لفظ و معنی کا رشتہ نازک اور پیچیدہ ہے۔بعض نے اس کو جسم و روح کا رشتہ قرار دیا ہے۔شاعر لفظی شعبدہ باز ہوتے ہیں اور اپنی شاعری میں مختلف صنعتیں استعمال کرتے ہیں۔اس کی بہت سی اقسام ہے

جیسے صنعت قلب۔ صنعتِ سعاۃ الاعداد۔ صنعت ترصیع۔ صنعت ایہام۔ صنعتِ تلمیح۔ صنعت تضمین۔ صنعت منقوطہ۔ صنعت غیر منقوطہ اور صنعتِ ذوالقوافی شامل ہیں۔

www.Perfect24u.com

۸۔ صنعت قلب:

انسان کو انسان اس لئے کہتے ہیں کہ وہ جلد مانوس ہو جاتا ہے اور کلب کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اولتا بدلتا رہتا ہے۔کل کے لغوی معنی بدلنا۔تبدیلی اس سے لفظ انقلاب ہے۔اگر کسی لفظ کو ڈالنے سے وہی لفظ دوبارہ بن جائے۔ اگر کسی لفظ کے حروف اول بدل کے سارے کے سارے دوسرے میں آجائیں تو یہ سب صنعت قلب کی صورتیں ہیں۔اس کی تین صورتیں ہیں۔

جن میں ہیں قلب کل۔قلب بعض اور قلب مستوی شامل ہیں۔

اس کی مثال ملاحظہ فرمائیں:

دنیا میں ہے خزانہ لڑائی کا گھر صدا

ازرد غور گنج کو الٹو جنگ ہے

۹۔ صنعت سیاہ الاعدد:

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

یہ ایسی صنعت ہے جس میں شاعری میں عداد کا ذکر ملتا ہے۔ اس کی کئی صورتیں ہیں ۔ کبھی ایک مصرع میں کچھ تعداد کا ذکر ہوتا ہے۔ جبکہ دوسرے مصرع میں اعداد کا مجموعہ ہوتا ہے ۔ اسی طرح کبھی متواتر اعداد ہوتے ہیں ان کی کوئی معین صورت نہیں ہے۔ اس کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

اب تو شش جہد تنگ ہے ہم پر

اس سے ہوتے نہ ہم دوچار اے کاش

اور

ایک دو تین چار پانچ چھ سات

آٹھ نو دس بس انشاء بس

۳۔ صنعت ترصیع:

یہ ایسی صنعت ہے جس میں شعر کے دو مصروں کے تمام ارکان باہم ۔ہم وزن۔ اور ہم سجع ہوں عموما سجع کو نثر کی صنعت میں شمار کیا جاتا ہے ۔یا ایسے الفاظ جس کے آخری آوازیں ایک جیسی ہو جیسے یار۔ انکار۔ افکار وغیرہ ۔ اس کی یہ مثالیں ہیں:

باصر ہے یہ بصیر ہیں اہل وفا ہے یہ

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

قادر ہے یا قدیر ہے اہل سخا ہیں یہ

اور

صاحب تحقیق را جلوت عزیز

ثابت خلیق حق را خلوت عزیز

۴۔ صنعت ایہام:

اس کے معنی وہم میں ڈالنا ہے۔ شاعر عموماً ایسے لفظ استعمال کرتا ہے جس میں شاعر قریب کے معنی کو سمجھتا ہے مگر شاعر کا مقصد معنی بعید کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے۔ اس صنعت کی خوبصورت مثال ملاحظہ فرمائیں:

شعلے جو اٹھے آتش رخسار یار کے

بالے کی مچھلیوں کو سمندر بنا دیا

۵۔ صنعت تلمیح:

جب شاعر اپنے کلام میں کسی قرآنی یا تاریخی واقعہ داستانیاں کہانی کی طرف اشارہ کرے تو اسے سنت تلمیح کہتے ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

مثال نمبر ۱ ۔

منصور کو ہوا لب گویا پیام موت

اب کیا کسی کے عشق کا دعوی کرے کوئی

علامہ اقبال کے اس شعر میں منصور کی اس تاریخی واقعے کی طرف اشارہ موجود ہے جب اسے پھانسی پر لٹکایا گیا تھا۔

مثال نمبر ۲۔ ہم نے کیا کیا نہ

تیرے ہجر میں محبوب کیا

صبر ایوب کیا گریہ یعقوب کیا

اس شعر میں حضرت ایوب کے صبر اور حضرت یعقوب کے رونے کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

۶۔ صنعت تضمین

تضمین کے لغوی معنی ہے "ملانا" یا "شامل کرنا"۔ علم بدیع کی رو سے تضمین سے مراد کسی شاعر کے ایک مصرعے پر دوسرا مصرع لگانا یعنی جب شاعر کسی دوسرے شاعری کے ایک مصرعے کے ساتھ دوسرا مصرع اپنا لگاتا ہے تو اس

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کو صنعت تضمین کہتے ہیں۔دوسرے شاعر کے مصرع کو واوین ("

")میں لکھا جاتا ہے۔

مثال نمبر ۱۔

آج کل یہ ہے نماز اور کبھی وہ تھی نماز

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز

اس شعر میں پہلا مصرع سید محمد جعفری کا اور دوسرا اقبال کا ہے۔

مثال نمبر ۲۔

غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ

آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں

اس شعر میں پہلا مصرع غالب کا جبکہ دوسرا ناسخ کا ہے۔

ب۔ ضائع معنوی

اس صنف میں ضائع لفظی کے برعکس گہری ستون کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔اس میں معنوی حسن کو اہمیت دی جاتی ہے اس کی یہ اقسام ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

صنعت مراعاۃ النظیر۔ صنعت حسن تحلیل۔ صنعت لف و نشر۔ صنعت تضاد۔ صنعت سوال و جواب۔ صنعت تجنیس۔ صنعت جمع۔ صنعت تفریق وغیرہ

ا۔ صنعتِ مراعات النظیر

جب شاعر شعر کے پہلے مصرع میں کوئی لفظ لاتا ہے اور پھر دوسرے مصرع میں اس لفظ کے متعلق دوسری چیزوں کا ذکر کرتا ہے۔تو اسے مراعاۃ النظیر کہتے ہیں۔ مثلا اقبال کے اس شعر میں پہلے مصرع میں فرہاد کا ذکر ہے اور دوسرے مصرع میں اس سے متعلق اشیاء کا بیان ہے۔

مثالیں۔ زندگانی کی حقیقت کوہ کن کے دل سے پوچھ

جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

آشاء اپنی حقیقت سے ہوا ،دہقاں ذرا

دانہ بھی تو، کھیتی بھی تو، حاصل بھی تو

اس شعر میں دہقان ان کی مناسبت سے دانہ، کھیتی، باراں اور حاصل (فصل) کا ذکر کیا گیا ہے۔

www.Perfect24u.com

۲۔ صنعت حسن تعلیل

جب شاعر شعر میں کسی چیز کی ایسی وجہ یا سبب بیان کرتا ہے جو درحقیقت اس کی وجہ نہیں ہوتی تو اسے صنعت حسن کی تعلیل کہتے ہیں۔

مثال نمبر ۱۔

تمھارے شہیدوں میں شامل ہوئے ہیں
گل و لالہ دار غواں کیسے کیسے

اس شعر میں شاعر سرخ رنگ کے پھولوں کے کھلنے کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ میرے محبوب کے سرخ رنگ سے یہ پھول متاثر ہوئے ہیں۔پھولوں کے سرخ رنگ کی وجہ یا سبب یہ نہیں بلکہ پھول تو قدرتی طور پر خود سرخ رنگ کی ہوتی ہیں۔

مثال نمبر ۲۔ بے سبب زلزلہ عالم میں نہیں آتا کوئی بے تاب تہہ خاک تڑپتا ہوگا

زلزلہ آنے کا اصل سبب کچھ اور ہے۔جغرافیہ دانوں نے اس کے کئی ایک اسباب بتائے ہیں۔لیکن شاعر نے زلزلہ آنے کا سبب یہ بتایا ہے کہ بد قسمت عشق مرنے کے بعد بھی قبر میں سکون سے نہیں رہتا بلکہ محبت کی بے تابی سے مٹی کے نیچے بھی تڑپتا پھڑکتا رہتا ہے۔

یا

صنعت حسن تعلیل:

یہ ضایع معنی کی ایک اہم قسم ہے۔اس نے تعلیل کے لفظی معانی خوبصورت وجہ بیان کرنا۔ حسن خوبی ۔ تعلیل علت یا وجہ بیان کرنا مختلف عوامل یا مال یا چیزیں جو ظاہر ہوں ایک ان کی حقیقی علت ہوتی ہے۔دوسری سائنسی علت ہوتی ہے۔سائنسدان اس کو اور نگاہ سے دیکھا ہے ۔اور شاعر اور نگاہ سے مثلا:

سجدہ شکر میں ہے شاخ ثمردار ہر اک　　　دیکھ کر باغ جہاں میں کرم عزوجل

اب اس شعر میں شاہوں کا جھکنا تو فطری بات ہے۔ مگر شاعر نے شعر میں اپنی علت بیان کی ہے۔

۳۔ صنعت لف و نشر:

لف کا مطلب ہے لپٹنا اور نشر کا مطلب ہے پھیلانا۔اگر شاعر کسی شعر میں کچھ اشیاء کا پہلے ذکر کرے اور پھر ان کے مناسبات کا ذکر کرے تو اسے صفت لف و نشر کہتے ہیں۔

مثال نمبر۱۔

ترے رخسار و قدم و چشم کے ہیں عاشق زار

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

گل جدا سرو جدا نرگس بیمار جدا

پہلے مصرع میں رخسار، قد اور چشم کی مناسبت سے دوسرے مصرع میں گل، سرو اور نرگس کے الفاظ لائے ہیں۔

مثال نمبر ۲۔

برابری کا تری گل نے جو خیال کیا

صبا نے مارا طمانچے منہ اس کا لال کیا

پھول کی سوکھی کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اس نے حسن و نزاکت میں تے وہ کی برابری کا خیال کیا۔ اس گستاخی کی سزا کے طور پر ہوا نے طمانچے مار مار کر اس کے گال سرخ کر دیئے ہیں۔

یا

صنعت لف و نشر:

لف کا مطلب لپٹنا اور نشر کا مطلب کھولنا کسی ایک شعر میں کچھ الفاظ کو لپٹ کر بیان کرنا پھر دوسرے شاعر میں میں ان الفاظ کو کھولنا یہ ایک مصرع میں بھی ہو سکتا ہے اور دو میں بھی اس کی تین صورتیں ہیں۔ جن میں مرتب۔ غیر مرتب اور معلوس الترتیب شامل ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے۔

ترے رخسار و قد و چشم کے ہیں عاشق زار

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

گل جدا سرو جدا خدا نرگس بیمار جدا

۴۔ صنعت تضاد:

یہ شاعری میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی صنعت ہے۔ اس میں دو متضاد الفاظ کو شعر میں استعمال کیا جاتا ہے ۔ اس کو تکافو ۔طباق بھی کہتے ہیں مثال یہ ہے۔

ایک سب آگ ایک سب پانی

دیدہ و دل عذاب ہیں دونوں

۵۔ صنعت سوال و جواب:

یہ ایک ایسی صنعت ہے جس میں شعر کے اندر ہی سوال کیا جاتا ہے اور پھر شعر میں ہی جواب دیا جاتا ہے ۔ خوبصورت مثال یہ ہے۔

کہا جاپان کو جائیں ؟ کہاں جاپان کو جاؤ

www.Perfect24u.com

کہا اونٹ پر بیٹھیں؟

کہا اونٹ پر بیٹھو

کہا کوہان کا رڈ ہے؟

کہا کوہان تو ہوگا

۶۔ صنعت تجنیس

اس کے معنی ایک ہی جنس اُس یا ایک ہی نوع کا ہونا ہے۔ اس کی تین صورتیں ہیں جس میں تجنیس تام۔ تجنیس مرکب اور تجنیس مماثل ل شامل ہیں۔ اس کی خوبصورت مثال مل ملاحظہ فرمائیں:

قتل نے لگایا نہ میرے زخم پہ مرہم

حسرت یہ رہی جی کی جی میں گئے مر ہم

۷۔ صنعت جمع:

یہ ایک ایسی صنعت ہے جس میں کسی وجی کم کی بدولت اشیاء کو جمع کیا جاتا ہے۔ مثلا

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

بوئے گل نالہ دل دود چراغ محفل

جو تری بزم سے نکلا سو پریشان نکلا

۸۔ صنعت تفریق:

یہ صنعت۔ صنعت جمع کے الٹ کام کرتی ہے۔اس میں فرق بیان کیا جاتا ہے جیسے:

تیرے سرو قامت سے اک قد آدم

قیامت کے فتنے کو کم دیکھتے ہیں

چند شعری اصلاحات کی تعریف اور پہچان

مصرع : شعر کی ایک سطر مصرع کہلاتی ہے۔ ایک شعر میں او مصرعے ہوتے ہیں۔ پہلے مصرے کو مصرع اولی اور دوسرے کو مصرع ثانی کہتے ہیں۔

www.Perfect24u.com

شعر: وہ کلام موزوں جو بامقصد ہو، ایک خیال کو ظاہر کرے اور جس کے دونوں مصرعے ایک ہی وزن میں ہوں" شعر" کہلاتا ہے۔

یا

کلام جو مقررہ اوزان اور بحر و میں لکھا جاتا ہے۔ جب کہ نثر میں وزن اور بحر نہیں ہوتی۔ شعر شاعری کا لازمی جزو ہے۔

بند : دو اشعار کا مجموعہ ایک بند ہوتا ہے۔ بند میں تمام مفہوم و معانی، مقصد اور بیان پورا ہوجاتا ہے۔

مطلع

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

مطلع کے لغوی معنی طلوع ہونے کی جگہ یا چاند سورج نکلنے کی جگہ ہیں، لیکن شاعری کی اصطلاح میں غزل پہلے شعر کو مطلع کہا جاتا ہے۔ اس شعر کے دونوں مصرع ہم قافیہ ہوتے ہیں۔

مثلاً :

میر کا یہ شعر :

میر دریا سنے شعر زبانی اُس کی

اللہ اللہ رے طبیعت کی روانی اس کی

یہ شعر میر کی غزل کا مطلع ہے۔ اس میں زبانی روانی قافیے ہیں۔ اور دونوں مصرع ہم قافیہ ہیں۔

مقطع

مقطع کے لفظی معنی کاٹنے یا ختم ہونے کے ہیں۔ شعری اصطلاحی میں اس سے مراد غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرے مقطع کہلاتا ہے۔ جیسے غالب لکھتے ہیں۔

میں نے مجنوں پی لڑکپن میں اسد

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

سنگ اٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

اس میں "اسد" غالب کا تخلص ہے۔

قافیہ

شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہا جاتا ہے۔ ہر شعر میں کافی تبدیل ہوتا ہے۔ تاہم ان کی صوت (آواز) ایک بھی رہتی ہے۔ قافیہ کی جمع ہوتی ہے۔ تانے کی چند مثالیں دیکھیں۔

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے　　　آخر اس درد کی دوا کیا ہے

ہم ہیں مشتاق اور وہ بے زار

یا الہی! یہ ماجرا کیا ہے

میں نہیں جانتا دُعا کیا ہے　　　جان تم پر نثار کرتا ہوں

ان اشعار میں ہوا، روا، ماجر اور دُعا تا لیے ہیں۔ یہ تمام الفاظ ہم آواز ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ردیف

ردیف کے لغوی معنی سوار کے پیچھے بیٹھنے والے کے ہیں۔ شعر کے آخر میں آنے والے لفظ یا الفاظ کے مجموعے کو ردیف کہا جاتا ہے۔ چونکہ یہ لفظ یا الفاظ قافیے کے بعد آتے ہیں اس لیے انہیں ردیف کا نام دیا گیا ہے۔ ہر شعر میں ردیف کا لفظ یا الفاظ ہو بہو دہرائے جاتے ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

ردیف کی چند مثالیں دیکھیں:

کوئی صورت نظر نہیں آتی　　کوئی امید بر نہیں آتی

یند کیوں رات بھر نہیں آتی　　موت کا ایک دن معین ہے ن

ی اب کی بات پر نہیں آتی　　پہلے آتی تھی حال دل پر ہنس

ردیف کی چند مثالیں دیکھیں:

کوئی امید بر نہیں آتی　　کوئی صورت نظر نہیں آتی

موت کا ایک دن معین ہے　　نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

پہلے آتی تھی حال دل پہ ہنسی　　اب کسی بات پر نہیں آتی

www.Perfect24u.com

ان اشعار میں الفاظ "نہیں آتی" ردیف کی مثالیں ہیں۔ یا الفاظ بغیر کسی تبدیلی کی ہر شعر میں دہرائے گئے ہیں۔

تلمیح

تلمیح کے لغوی معنی "اشارہ کرنے" کے ہیں۔ ادب کی اصطلاح میں تلمیح سے مراد کلام میں ایسا لفظ، الفاظ یا ترکیب لانا ہے جو کسی قرآنی آیت، حدیث نبوی، تاریخی واقعے، داستان، روایتی کہانی، تہذیبی یا ثقافتی روایت یا کسی علمی و فنی اصطلاح کی طرف اشارہ کریں۔ تلمیح کا مقصد مختصر اشارے سے اصل مفہوم کو قاری تک پہنچانا ہوتا ہے۔ اس سے کلام میں دلکشی اور رعنائی پیدا ہوتی ہے۔

یا

کلام میں کسی مشہور واقعہ، قصہ، کہانی، آیت قرآنی یا کسی فن کی اصلاع کی تعریف کی طرف اشارہ کرنا تلمیح کہلاتا ہے۔

استعمال و مثال:

مثال کے طور پر مرزا غالب کا ایک شعر ہے۔

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب

آؤ نا ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

اس شعر میں اس واقعے کی طرف اشارہ ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی خواہش کی تھی اس خواہش کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے تجلی ظاہر کی جس کی تاب نہ لاتے ہوئے آپ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے اور کوہ طور جل کر سیاہ ہو گیا۔

ایک اور مثال ہے:

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق

عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

مندرجہ بالا شعر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے بادشاہ نمرود آپ علیہ السلام کو آگ میں جلا دینے کی دھمکی دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے آگے سجدہ کرو حضرت ابراہیم علیہ السلام غیر اللہ کے سامنے سجدہ کرنے کے بجائے آگ میں کود پڑتے ہیں اور یہ آگ آپ علیہ السلام کے لئے گلشن بن جاتی ہے۔

یا

کسی شعر میں تاریخی مذہبی یا تہذیبی واقعہ کی طرف مختصر اشارہ کرنا تلمیح کہلاتا ہے

کیا کیا خضر نے سکندر سے

اب کسے رہنما کرے کوئی

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اس شہر میں مشہور روایت (حقیقی ہو یا فرضی) کی طرف اشارہ ہے کہ خضر سکندر بادشاہ کو آب حیات پلانے کے لیے ساتھ لے گئے لیکن خود تو آب حیات پی کر ابدی زندگی حاصل کر لی لیکن سکندر کو اس سے محروم رکھا اسی طرح:

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب

آؤ نا ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

اس شعر میں اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ حضرت موسی علیہ اسلام نے کوہ طور پر جا کر اللہ سے التجا کی یا اللہ تو مجھے اپنا دیدار کرا جواب ملا اے موسی تو مجھے دیکھ نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔

ذیل میں چند تلمیحات تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔

(1) طوفان نوح:

حضرت نوح علیہ السلام اللہ کے برگزیدہ پیغمبر ہیں۔ نوحؑ نے ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی تھی لیکن اس کے باوجود ان کی تبلیغ سے صرف نو افراد ایمان لائے حضرت نوح علیہ السلام جب اپنی قوم کی ایذا سے تنگ آ گئے تو انہوں نے اللہ تعالی سے ان پر عذاب نازل کرنے کی بددعا کی جس پر ایک زبردست طوفان آیا اور سیلاب میں ساری قوم نوح بہہ گئی صرف وہی نو افراد جو نوح کے ساتھ ایک کشتی میں سوار تھے زندہ سلامت رہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

(2) یعقوب کنعان:

آپ حضرت یوسفؑ کے والد تھے۔ انہیں حضرت یوسفؑ سے بہت محبت تھی۔ یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے کنویں میں ڈالا اور بعد میں وہ مصر میں قید کر لیے گئے تو حضرت یعقوبؑ اپنے بیٹے کی جدائی میں دن رات روتے رہتے جس سے ان کی آنکھوں کی بینائی ختم ہوگئی۔

(3) زُلیخا:

مصر کے بادشاہ عزیز مصر کی بیوی تھی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن پر عاشق ہو گئی تھی۔ بعد میں ان کی شادی حضرت یوسف علیہ السلام سے ہو گئی۔

(4) یوسفؑ کی زندان:

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائی ابن امین کی وجہ سے چوری کے ایک الزام میں مصر میں قید کر لیے گئے تھے بعد میں وہاں سے باعزت رہا ہو گئے تھے اور مصر کے بادشاہ بن گئے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

(5) سکندرِ اعظم:

سکندر اعظم مقدونیہ یونان کا بادشاہ تھا۔ بہت کم عرصے میں ہی انھوں نے آدھی سے زیادہ دنیا فتح کر لی تھی لیکن ایک لڑائی میں دارا سے لڑتے ہوئے شکست کھائی اور مر گئے۔ کہتے ہیں کہ جب وہ مر گیا تو اس کے ہاتھ کفن سے باہر تھے جس کا مطلب یہ لیا گیا کہ اتنا بڑا بادشاہ یوں خالی ہاتھ دنیا سے چلا گیا۔

(6) کولمبس:

مشہور سیاح جو ہندوستان کو دریافت کرنے کے لیے روانہ ہوا تھا لیکن ہندوستان کے بجائے اس نے امریکہ دریافت کر لیا اس لیے سے جدید دنیا کا دریافت کرنے والا کہا جاتا ہے۔

اصناف ادب

اصناف ادب سے مراد اردو ادب کے وہ خاص پیرائے ہیں جو ادبی اور غیر ادبی تحریر کو الگ کرتے ہیں۔ اصناف کی اصل صنف ہے۔ ادب سے مراد بات کرنے کی عمدہ صلاحیت ہے۔ اصناف ادب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں اصناف سخن اور اصناف نثر شامل ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اصناف سخن کی تعریف اور پہچان

اصناف سخن:

بہترین الفاظ کو بہترین انداز میں لکھنا یا بیان کرنا اصناف سخن کہلاتا ہے۔ اس میں جملے کی ساخت پر توجہ نہیں دی جاتی۔ اس میں گرائمر پر بھی خاص توجہ نہیں دی جاتی۔ اس میں جملے کا انداز اتنا دلکش ہوتا ہے کہ فوراً دل میں گھر کر جاتا ہے۔ اس میں الفاظ کی ترتیب کا خاص خیال نہیں رکھا جاتا۔ اصناف سخن میں غزل، نظم، قصیدہ، مرثیہ، مثنوی اور رباعی وغیرہ شامل ہے۔

1۔ حمد

حمد قصیدے کی ایک مخصوص قسم، جس میں صرف اور صرف اللہ تعالی کی بزرگی اور عظمت بیان کی جائے۔ اس کی صفات حمیدہ کا ذکر ہو۔ جس میں خالق کائنات کے حضور میں اپنے بندہ ہونے کے جذبات پیش کئے جائیں۔ جس میں اللہ تعالی کی ثنا بیان ہو۔

یا

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو۔ حمد ایک عربی لفظ ہے جس کے معنی "تعریف" کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف میں کہی جانے والی نظم کو حمد کہتے ہیں۔

2۔ نعت

نعت قصیدے کی قسم ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کیا جاتا ہے آپ سے عقیدت اور محبت کا ذکر کیا جاتا ہے آپ کے مقامات اور مراتب کا بیان ہوتا ہے۔

یا

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح، ت تعریف و توصیف، شمائل و خصائص کے نظمی اندازِ بیان کو نعت یا نعت خوانی یا نعت گوئی کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں نعت کے لیے لفظ "مدحِ رسول" استعمال ہوتا ہے۔ نعتیں لکھنے والے کو نعت گو شاعر جبکہ نعت پڑھنے والے کو نعت خواں یا ثناء خواں بھی کہا جاتا ہے۔

3۔ نظم

www.Perfect24u.com

نظم کے لفظی معنی "پرونا" جیسے موتی لڑی میں پروئے جاتے ہیں۔ ادب کی رُو سے اشعار کے مجموعے کو نظم کہتے ہیں۔ کسی ایک خیال یا موضوع کے تحت لکھے گئے اشعار کو نظم کہتے ہیں

یا

نظم سے مراد ایسا صنف سخن ہے جس میں کسی بھی ایک خیال کو مسلسل بیان کیا جاتا ہے۔ نظم میں موضوع اور ہیئت کے حوالے سے کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ہمارے ہاں نظمیں مثنوی اور غزل کے انداز میں لکھی گئی ہیں۔ جدید دور میں نظم ارتقائی مراحل سے گزرتے ہوئے آج کئی حالتوں میں تقسیم ہوچکی ہے، جس کی پانچ بنیادی قسمیں ہیں:

1۔ پابند نظم:

اس نظم میں وزن اور بحر کے ساتھ ساتھ قافیہ اور بسا اوقات ردیف کی پابندی بھی ضروری ہوتی ہے۔

2۔ نظم معرا:

نظم معرا ایسی شعری صنف ہے جس میں ارکان کی تعداد برابر ہوتی ہے یعنی نظم کے تمام مصرعوں کا وزن برابر ہوتا ہے لیکن قافیہ و ردیف کی پابندی نہیں ہوتی۔

3۔ آزاد نظم:

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

قافیہ اور ردیف سے آزاد لیکن پابند وزن و بحر پر مبنی شاعری کو آزاد نظم کہا جاتا ہے۔

4۔ نثری نظم

جس میں قافیہ، ردیف اور بحر کی ضرورت نہیں ہوتی البتہ وزن کا ہونا ضروری ہے۔

5۔ یک مصری نظم

یک مصرعی نظم اردو شاعری کی ایک جدید قسم ہے۔ اس کی ابتدا چترال سے ہوئی۔ رحمت عزیز چترالی نے پہلی یک مصرعی ظم 1996ء میں لکھی اور اس کے بعد 2010 میں رؤف خیر اور دیگر پاکستانی شعراء نے بھی چند یک مصرعی نظمیں کہیں۔

4۔ قطعہ:

ایسی نظم جس میں دو یا دو سے زیادہ بیت ہوں۔ ان کا مضمون ایک ہی ہوں اور صرف ہر دوسرا مصرع ہم قافیہ ہو۔

یا

قطعہ کے لغوی معنی "ٹکڑا" یا "جزو" کے ہیں۔ ایسی نظم جس میں دو یا دو سے زیادہ بیت ہو ان کا مضمون ایک ہی ہو اور صرف دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہوں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

5۔ غزل

غزل کا لفظ عربی زبان کا ایک مصدر ہے۔ جس کے معنی کاتنا (چرخے پر روئی سے سوت "دھاگہ" بنانا) ہے۔

ادب کی رُو سے غزل کے معنی ہیں عورتوں سے باتیں کرنا ، عورتوں کے حسن و جمال کی تعریف کرنا نا۔

غزل نظم کی ایسی صنف ہے جس میں عشق و محبت (حقیقی و مجازی) کا ذکر ہوتا ہے ۔

غزل کے کم از کم اشعار کی تعداد پانچ اور زیادہ کی کوئی حد مقرر نہیں ہے ۔

یا

" غزل اس آواز کو کہا جاتا ہے جو ہرن کے گلے سے اس وقت نکلتی ہے جب وہ شیر کے خوف سے بھاگ رہی ہوتی ہے"

لیکن آج کل اس کی کئی اور مطلب لیے جاتے ہیں اس کا آغاز فارسی زبان سے ہوتا ہے۔ لیکن اس سلسلے میں اس کے عربی زبان سے تعلق سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ عربی صنف قصیدہ میں موجود تشبیب سے ہی غزل کی ابتدا ہوئی۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

غزل کا ایک مطلع ہوتا ہے جس کے دونوں مصرع ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔ اس کے بعد غزل کے ہر شعر کا دوسرا مصرع مطلع کے قافیہ اور ردیف سے متعلق ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہتا ہے اور پھر آخری شعر میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔ اور اسے مقطع کہا جاتا ہے۔ کلیم الدین احمد نے غزل کو ایک نیم وحشی صنف سخن قرار دیا ہے، یعنی غزل کے اشعار میں موضوع کے حوالے سے کوئی ربط نہیں ہوتا اور ہر شعر کا موضوع اور مطلب الگ الگ ہوتا ہے۔

6۔ منقبت

ایسی نظم جس میں صحابہ کرام، بزرگان دین یا اولیاء اللہ کے کمالات خوبیوں اور مراتب کا ذکر ہو منقبت کہلاتی ہے۔

7۔ قصیدا

قصیدہ مسلسل نظم کو کہتے ہیں جس کے دو مصرے باقی تمام اشعار ہم قافیہ ہم ردیف ہوتے ہیں لیکن ردیف کی پابندی ضروری نہیں اس کے اشعار کی تعداد کم از کم پانچ اور زیادہ کچھ بھی ہو سکتی ہے۔

قصیدے کے چار اجزاء ہوتے ہیں:

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

(الف) تشبیب: یہ قصیدے کا پہلا اور دلچسپ حصہ ہوتا ہے اس کے اشعار کی تعداد زیادہ نہیں ہونی چاہیے ۔ اس کا مقصد ممدوح کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہوتا ہے۔

(ب) گریز: گریز کی خوبی یہ ہے کہ تشبیب کہتے کہتے اصل مطلب کی طرف لوٹیں۔ یہ صرف ایک یا دو اشعار ہوتے ہیں۔

(ج) مدح: اس پر کی بنیاد ہوتی ہے اس میں اکثر ممدوح کی تعریف میں مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے۔

(د) حسن طلب:

اس میں شاعر اپنے ذاتی حالات کا نقشہ کھینچتا ہے اور مدح سرائی کی داد طلب کرنے کے علاوہ صل و انعام اور لطف و کرم کا طلبگار ہوتا ہے۔ آخر میں درازی عمر کی دعا طلب کی جاتی ہے۔

یا

لفظ قصیدہ عربی لفظ قصد سے بنا ہے اس میں معنی (ارادہ) کرنے کے ہیں۔ گویا قصیدے میں شاعر کسی خاص موضوع پر اظہار خیال کرنے کا قصد کرتا ہے۔ اس کے دوسرے معنی مغز کے ہیں یعنی قصیدہ اپنے موضوعات و مفاہیم کے اعتبار سے دیگر اصناف شعر کے مقابلے میں وہی نمایاں اور امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ جو انسانی جسم و اعضاء میں مغز کو حاصل ہوتی ہے فارسی میں قصیدے کو چامہ بھی کہتے ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اردو ادب میں قصیدہ فارسی سے داخل ہوا۔ اردو میں مرزا رفیع سودا اور ابراہیم ذوق جیسے شعرا نے قصیدے کی صنف کو اعلیٰ مقام تک پہنچایا۔ قصیدہ ہیت کے اعتبار سے غزل سے ملتا ہے بحر شروع سے آخر تک ایک ہی ہوتی ہے۔ پہلے شعر کے دونوں مصرع اور باقی اشعار کے آخری مصرع ہم قافیہ ہم ردیف ہوتے ہیں۔ مگر قصیدے میں ردیف لازمی نہیں ہے۔ قصیدے کا آغاز مطلع سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات درمیان میں بھی مطلع لائے جاتے ہیں ایک قصیدے میں اشعار کی تعداد کم سے کم پانچ ہے زیادہ سے زیادہ کوئی حد مقرر نہیں۔ اردو اور فارسی میں کئی کئی اشعار کے قصیدے بھی ملتے ہیں۔

8۔ مرثیہ:

وہ نظم جس میں مردہ شخص کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔ اس کے اوصاف کا ذکر ہوتا ہے۔ اور اس کی موت پر ماتم کا اظہار کیا جاتا ہے مرثیہ کہلاتی ہے۔ لیکن آج کل مرثیہ کی صنف شہیدان کربلا کے لیے مخصوص ہو کر رہ گئی ہے اور اس میں اہل بیت کی شہادت اور ان کی بہادری اور ان پر ڈھائے جانے والے مظالم کا ذکر کیا گیا ہے۔

اردو میں تعریف:

اردو میں مرثیہ اس نظم کو کہا جاتا ہے جس میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر شہدائے کربلا کی شہادت کا ذکر کیا جائے۔ اردو میں دوسرے لوگوں کی موت پر کہی جانے والی نظم کو شخصی مرثیے کا نام دیا جاتا ہے۔ جیسے حالی کا مرثیہ، غالب ۔ اقبال کا مرثیہ داغ کا مرثیہ وغیرہ

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

یا

مرثیہ عربی لفظ "رثا" سے بنا ہے جس کے معنی مردوں کو رونے اور اس کی خوبیاں بیان کرنے کے ہیں یعنی مرنے والوں کو ہونا اور اس کی خوبیاں بیان کرنا مرثیہ کہلاتا ہے۔ مرثیہ کی صنف عربی سے فارسی اور فارسی سے اردو میں آئی۔ لیکن اردو اور فارسی میں مرثیہ کی صنف زیادہ تر اہل بیت یا واقعہ کربلا کے لیے مخصوص ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی بہت سی عظیم شخصیات کے مرثیے لکھے گئے ہیں۔ اردو میں مرثیہ کی ابتداء دکن سے ہوئی ۔ دکن میں عادل شاہی اور قطب شاہی سلطنت کے بانی امامیہ مذہب کے پیروکار تھے اور وہ اپنے ہاں امام باڑوں میں مرثیہ خوانی کرواتے تھے۔ سب سے پہلا مرثیہ گو دکنی شاعر ملا وجہی تھا۔ لکھنؤ میں سنت کو مزید ترقی ملی اور میر انیس اور میر دبیر جیسے شعرا نے مرثیہ کو اعلی مقام عطا کیا۔ مرثیہ کا زیادہ استعمال واقعہ کربلا کو بیان کرنے میں ہوتا ہے۔ مرثیہ کے مندرجہ ذیل حصے ہیں۔

1) چہرہ	2) سراپا	3) رخصت	4) آمد
5) رجز	6) جنگ	7) شہادت	8) دعا

بتدا

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اس صنف سخن کی ابتدا واقعات کربلا کے بعد ہوئی۔ مرثیہ شروع میں عرب میں لکھے گئے عرب کے بعد ایران میں مرثیے لکھے گئے ایران سے چل کر مرثیہ ہندوستان میں پہنچا۔ اردو شاعری چونکہ فارسی شاعری کی طابع ہے اس لیے اردو میں مرثیہ بھی فارسی سے ہی آیا ہے۔ ہندوستان میں اردو شاعری کے ساتھ ہی مرثیہ گوئی کا آغاز بھی ہوا۔

مرثیہ کے اجزائے ترکیبی:

مرثیہ کے اجزائے ترکیبی آٹھ ہے جو مندرجہ ذیل ہیں

1۔ تمہید یا چہرہ

اس میں شاعر حمد۔ نعت۔ منقبت۔ مُناجات۔ صبح کا منظر۔ رات کا سماں۔ گرمی کی شدت۔ دنیا کی بے ثباتی۔ سفر کی دشواری اور اپنی شاعری کی تعریف تمہید کے طور پر بیان کرتا ہے۔

2۔ سراپا

اس میں ہیرو یا مرکزی کردار کے قدوقامت خط و خال لباس و دیگر اوصاف بیان کیے جاتے ہیں۔

3۔ رخصت

اس میں ہیرو کا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے جنگ میں جانے کے لیے اجازت طلب کرنا اور عزیزوں سے رخصت حاصل کرنے کا بیان ہوتا ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

4۔ آمد:

اس میں ہیرو کا گھوڑے پر سوال ہو شان و شوکت سے میدان جنگ میں جانے اور آمد کے سلسلے میں ہیرو کے گھوڑے کی تعریف کا بیان ہوتا ہے۔

5۔ رجز:

اس میں ہیرو اپنے خاندان کی تعریف اپنے بزرگوں کے کارناموں کا ذکر اور جنگ کے معاملات میں اپنی مہارت اور بہادری کا بیان کرتا ہے۔

6۔ جنگ

اس میں ہیرو کا کسی نامی پہلوان یا دشمن سے بڑی بہادری سے لڑنا۔ جنگ کے سلسلے میں ہیرو کے گھوڑے تلوار اور دوسرے ہتھیاروں کی تعریف کی جاتی ہے اور جنگ کے واقعات بیان کیے جاتے ہیں۔

7۔ شہادت:

اس میں ہیرو کا دشمن کے ہاتھ سے زخمی ہوکر شہید ہونے کا بیان ہوتا ہے اور شہادت کے واقعات بیان کیے جاتے ہیں۔

8۔ بین:

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

بین میں ہیرو کی لاش پر اس کے عزیز رشتے دار عورتوں کے رونے اور بین کرنے کا بیان ہوتا ہے۔

9۔ دعائیہ:

آخر میں شاعر سامعین اور اہل دنیا کے لیے دعائیہ کلمات بھی ادا کرتا ہے اور اللہ تعالی سے اپنے گناہوں کی معافی بھی طلب کرتا ہے۔

10۔ مخمس:

مخمس اس نظم کو کہتے ہیں جس میں ہر بند پانچ مصرعوں پر مشتمل ہو۔ ہر بند کے پہلے چار مصرع ہم قافیہ ہوتے ہیں اور پانچواں مصرع ہر بند کے پانچوں مصرعوں کے ساتھ ہم قافیہ ہوتا ہے۔

یا

ایسی نظم جو پانچ مصرعوں پر مشتمل ہو مخمس کہلاتی ہے۔

10۔ مسدس:

مسدس چھے مصرعوں کے ایک بند پر مشتمل شاعری کو کہتے ہیں۔ اس کے پہلے چار مصرع، ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ پانچواں اور چھٹا مصرع ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔ طویل اور مسلسل منظومات کے لئے اس کا استعمال بہت ہوا ہے۔ سب سے مشہور مولانا حالی کی مسدس مسدس حالی ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

یا

ایسی نظم جو چھ مصرعوں پر مشتمل ہو گیا مسدس کہلاتی ہے۔

11۔ رباعی:

رباعی عربی کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی چار کے ہیں۔ شاعرانہ مضمون میں رباعی اس صنف کا نام ہے جس میں چار مصروں میں ایک مکمل مضمون ادا کیا جاتا ہے۔ رباعی کا وزن مخصوص ہے، پہلے دوسرے اور چوتھے مصرے میں قافیہ لانا ضروری ہے۔ تیسرے مصرے میں بھی قافیہ لایا جائے تو کوئی عیب نہیں۔ اس کے موضوعات مقرر نہیں۔ اردو شاعری کے شعرا نے ہر نوع کے خیال کو اس میں سمویا ہے۔ رباعی کے آخری دو مصرعوں خاص کر چوتھے مصرع پر ساری رباعی کا حسن و اثر اور زور کا انحصار ہے۔ چنانچہ علمائے ادب اور فصحائے سخن نے ان امور کو ضروری قرار دیا ہے۔

12۔ مثنوی

اردو ادب کی اصطلاح میں اس نظم کو مثنوی کہا جاتا ہے جس کے ہر شعر کے دونوں مصرے آپس میں ہم قافیہ ہوں۔ عام طور پر اس میں کوئی طویل قصہ یا داستان بیان کی جاتی ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

جیسے: مثنوی سحر البیان اور نسیم لکھنوی کی گلزارِ نسیم مشہور مثنویاں ہیں۔ فارسی میں فردوسی کا "طوسی نامہ" اور مولانا روم کی مثنوی "مثنوی معنوی" شاہکار مثنویاں ہیں۔

13۔ شہر آشوب:

ادب کی اصطلاح میں شہر آشوب اس طویل نظم کو کہتے ہیں جس میں ان تکالیفوں اور مصیبتوں کا بیان ہو جو سیاسی انقلاب کے باعث کسی شہر یا ملک پر نازل ہوئی ہوں۔

شاکر، ناجی، میر، سودا، سالک وغیرہ نے شہر آشوب کہے ہیں۔

یہ سیلاب بلا بلقان سے جو بڑھتا آتا ہے — اسے روکے گا مظلوموں کی آہوں کا دھواں کب تک

خراب ہیں وہ عمارات کیا کہوں تجھ پاس — کہ جن کے دیکھے سے جاتی رہی بھوک اور پیاس

ملی ہے خاک میں شکلیں جو ماہتاب کی تھیں — پہنچی ہے کانٹوں میں، جو پتیاں گلاب کی تھی

اصنافِ نثر کی تعریف اور پہچان

اصنافِ نثر:

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

بہترین الفاظ کو سادہ مگر عمدہ طریقے سے بیان کرنا اصناف نثر کہلاتا ہے۔ اس میں جملے کی ساخت پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ جملے کو معیاری انداز میں لکھا جاتا ہے۔ اصناف نثر میں افسانے، ناول، آپ بیتی، جگ بیتی، داستان اور سفرنامہ شامل ہیں۔

1۔ مضمون:

کسی متعین موضوع پر اپنے خیالات اور جذبات کا تحریری اظہار مضمون ہے۔ مضمون کے لیے موضوع کی کوئی قید نہیں ۔ اردو میں سرسید نے مضمون نویسی کا باقاعدہ آغاز کیا۔ رسالے تہذیب الاخلاق نے مضمون نویسی کی ترویج و ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔

2۔ انشائیہ:

انشائیہ ایک شخص صنف ادب ہے۔ انشائیہ نگار کی ذات کو اس صنف میں میں مرکزیت حاصل ہوتی ہے۔

انشائیہ نگار اپنی ذات کے حوالے سے شگفتہ اسلوب میں اشیاء کے بارے میں اپنا فلسفیانہ نقطہ نظر واضح کرتا جاتا ہے یعنی "انشائیہ" ایک داخلی ذاتی اور ایسی موضوعی (جس کا کوئی موضوع / عنوان ہوتا ہے) تحریر ہے جس کا اسلوب اوربیان کسی خارجی مقصد کا تابع (مطیع، فرمانبردار) نہیں بلکہ لکھنے والے کی شخصیت، اس کی زندگی کے مجموعی تصور اور انفرادی احساس کا اظہار ہے۔ عام مضمون نویسی کے برعکس انشائیہ کا لہجہ، سادہ، بے تکلف اور گھریلو ہوتا ہے۔ ایک مغربی نقاد کے مطابق: "انشائیہ نگاری ذہنی آزاد خیالی کا نام ہے"۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

سرسید کے بعد انشائیہ لکھنے والوں میں حالی، شبلی، آزاد، شرر، سجاد حیدر یلدرم، نذیر احمد، فرحت اللہ بیگ، رشید احمد صدیقی، مشکور حسین یاد اور آگاہ کے نام اہم ہیں۔

3۔ ناول

ناول اطالوی زبان کے لفظ Noveela سے نکلا ہے۔ لغت کے اعتبار سے ناول کے معنی نادر اور نئی بات کے ہیں۔ لیکن صنف ادب میں اس کی تعریف بنیادی زندگی کے حقوق بیان کرنا ہے۔ ناول کی اگر جامع تعریف کی جائے تو وہ کچھ یوں ہوگی؛

"ناول ایک نثری قصہ ہے جس میں پوری ایک زندگی بیان کی جاتی ہے۔"

ناول کے عناصر ترکیبی میں کہانی، پلاٹ، کردار، مکالمے، اسلوب اور موضوع وغیرہ شامل ہیں۔

ناول وہ کہانی ہے، جس کی بنیاد حقیقی زندگی پر ہوتی ہے ۔ اس میں زندگی کا ایک دور اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے تمام تر رنگوں کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ کہانی کے واقعات کے بہاؤ میں ایک فطری پن ہوتا ہے۔ اس کے کردار گوشت پوست کے انسان ہوتے ہیں۔ جن میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور خامیاں بھی۔ کرداروں کے مکالموں کی زبان ان کے مرتبے اور مزاج کے مطابق ہوتی ہے۔

4۔ افسانہ:

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

افسانہ اردو ادب کی نثری صنف ہے۔ لغت کے اعتبار سے افسانہ جھوٹی کہانی کو کہتے ہیں لیکن ادبی اصطلاح میں افسانہ زندگی کے کسی ایک واقعہ یا پہلو کی وہ خلاّقانہ اور فنی پیشکش ہے جو عموماً کہانی کی شکل میں پیش کی جاتی ہے۔ ایسی تحریر جس میں اختصار اور ایجاز بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ وحدتِ تاثیر اس کی سب سے اہم خصوصیت ہے۔ ناول زندگی کا کل اور افسانہ زندگی کا ایک جزپیش کرتا ہے۔ جبکہ ناول اور افسانے میں طوالت کا فرق بھی ہے۔

5۔ تنقید:

تنقید عربی کے لفظ نقد سے نکلا ہے جس کے معنی کھرا کھوٹا پرکھنا، جانچنا، اچھے برے میں تمیز کرنا۔ ادبی اصطلاح میں "تنقید" سے مراد کسی کلام یا فن پارے کے خوبیاں اور خامیاں ظاہر کرنا اور اس پر غیر جانبدارانہ رائے قائم کرنا۔ جب ہم ڈاکٹر عبادت بریلوی کے مضمون "کچھ ادب کے بارے میں" کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے ہاں تحقیق وتنقید کی آمیزش اور تنقیدی اصولوں کو خوبی سے برتا گیا ہے۔انہوں نے ایک محقق کی طرح ادب کے وجود میں آنے اور اس کی تاریخ کی کھوج لگائی ایک نقاد کی حیثیت سے اس کو پرکھا اور اس کی اہمیت اور افادیت کو مدلل انداز سے بیان کیا۔

6۔ مکالمہ:

مکالمہ دو یا دو سے زیادہ آدمیوں کی باہمی بات چیت کو کہتے ہیں۔ اس بات چیت یا گفتگو کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ اسی گفتگو سے ہم ایک دوسرے تک اپنے دل کی بات پہنچاتے ہیں اور ایک دوسرے کے خیالات سے آگاہ ہوتے ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

مکالمہ زبانی بھی ہوتا ہے اور تحریری بھی۔ اسی سے ایک دوسرے کے جوہر و کردار پتا چلتا ہے اور کسی کردار کی شخصیت کھل کر سامنے آتی ہے۔ یہی مکالمات ڈرامہ، ناول اور افسانے کی جان ہیں۔ انہی کی کامیابی سے ناول، افسانہ اور فلم وغیرہ کی کامیابی کی شہرت پھیلتی ہے۔ اور ان ہی سے ہم ایک دوسرے کی قدر و قیمت کا اندازہ کرتے ہیں۔

7۔ لوک کہانی:

لوک کہانی عوام کے خیالات و جذبات کی ترجمان ہوتی ہیں۔ لوک کہانیاں تحریری شکل میں نہیں ہوتیں بلکہ سینہ بہ سینہ اور نسل در نسل چلتی رہتی ہیں۔ مختلف معاشروں، خطوں اور علاقوں کے سماجی، معاشی، سیاسی اور معاشرتی حالات ان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی کہانی کچھ تبدیلیوں کے ساتھ مختلف علاقوں میں رائج ہو۔

لوک کہانیوں میں مذہبی اور دینی عقائد کی بجائے خوش اعتقادی اور ضعیف الاعتقادی کا عمل دخل زیادہ ہوتا ہے۔ لوک کہانی کے ذریعے کسی بھی مخصوص علاقے یا خطے میں بسنے والے لوگوں کے رسم و رواج، طور طریقے، زندگی گذارنے کے ڈھنگ اور ثقافتی اقدار و روایات کا اظہار ہوتا ہے۔

8۔ ڈراما:

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ڈراما جس یونانی لفظ سے ماخوذ ہے اس کے معنی ہیں "کر کے دکھانا"۔ ڈرامہ بھی ایک کہانی ہوتی ہے لیکن اسے کرداروں کی حرکات و سکنات اور مکالموں کی مدد سے پیش کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ ڈرامہ پڑھنے کی چیز نہیں ہے بلکہ پیش کرنے کی چیز ہے۔ اس میں سٹیج اداکاروں اور مکالموں کی بہت زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔یوں تو ڈرامہ سٹیج کے تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر لکھا جاتا ہے۔ لیکن بعض لوگوں نے ادبی ڈرامے بھی لکھے ہیں۔

9۔ سفرنامہ:

سفرنامہ نگاری دنیا کے ہر ادب کی ایک مستقل صنف رہی ہے۔ وہ تحریر جو سیاح دوران سفر یا اختتام سفر پر اپنے مشاہدات اور کیفیات اور اکثر اوقات قلبی واردات سے مرتب کرے اس کو سفرنامہ کہتے ہیں۔

سفرنامہ کے فنی لوازمات:

سفرنامہ کے فنی لوازمات میں سب سے پہلے سفر ضروری ہے۔ کیونکہ سفر کے بغیر سفرنامہ وجود میں نہیں آسکتا۔ اس کے بعد ایک سفرنامہ نگار ہلکے پھلکے ادبی انداز کو اپنا کر سفرنامہ لکھتا ہے۔ اس کے لیے زبان وبیان کی چاشنی، خارجی منظر نگاری، تاریخ، جغرافیہ، تہذیب وثقافت اور علم و دانش کے علاوہ معنی آفرینی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جدید سفرنامہ نگاروں میں محمودنظامی، بیگم اختر ریاض الدین، عطاالحق قاسمی، ابن انشاء اور مستنصر حسین تارڑ وغیرہ کے نام اہم ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

یا

سفرنامہ نگاری دنیا کے تقریباً ہر ادب کی ایک مستقل صنف رہی ہے۔ جب کوئی ادیب سفر کے لیے گھر سے باہر نکلتا ہے۔ خواہ وہ سفر اندرونِ ملک ہو یا بیرون ملک اور وہ اپنے سفر کے تمام احوال قلمبند کرے تو ایسی تحریر کو "سفرنامہ" کہتے ہیں۔

سفرنامے میں وہ یا کسی خطے یا کسی ملک کی تاریخ بھی شامل کرتا ہے اور اُس کا جغرافیہ بھی، وہاں کی تہذیب و تمدن بھی اور اس جگہ کے معاشی و معاشرتی حالات کی جھلکیاں بھی۔ ان تمام باتوں کو دلچسپ اور پر لطف بنانے کے لیے سفرنامہ نگار اس میں کہانی کا عنصر شامل کر دیتا ہے۔ یعنی سفرنامہ نگار انجانی دنیا کی سیر کے دوران تحیر (تعجب، حیرت) اور تجسس (Suspense) کے جن مراحل سے گزرتا ہے انہیں افسانوی رنگ دے کر اپنے سفرنامے کو قاری کے لیے دلچسپ اور معلومات افزا بنا دیتا ہے۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ سفرنامہ کسی ملک کی جغرافیائی، سماجی، معاشی اور معاشرتی حالات کی ایک دلچسپ اور مستند تاریخ ہوتی ہے۔ اردو زبان کا پہلا سفرنامہ نگار یوسف حلیم خان کمبل پوش ہے۔

10۔ سوانح حیات:

کسی شخصیت کے متعلق اس کی زندگی کے بارے میں تمام روداد کو یکجا کر کے مرتب کرنا سوانح حیات کہلاتی ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

سوانح حیات کسی کے متعلق مرتب کی جاسکتی ہے جس میں پسندیدہ شخصیات بھی ہو سکتی ہیں۔ ان میں مذہبی اور روحانی شخصیات کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

www.Perfect24u.com